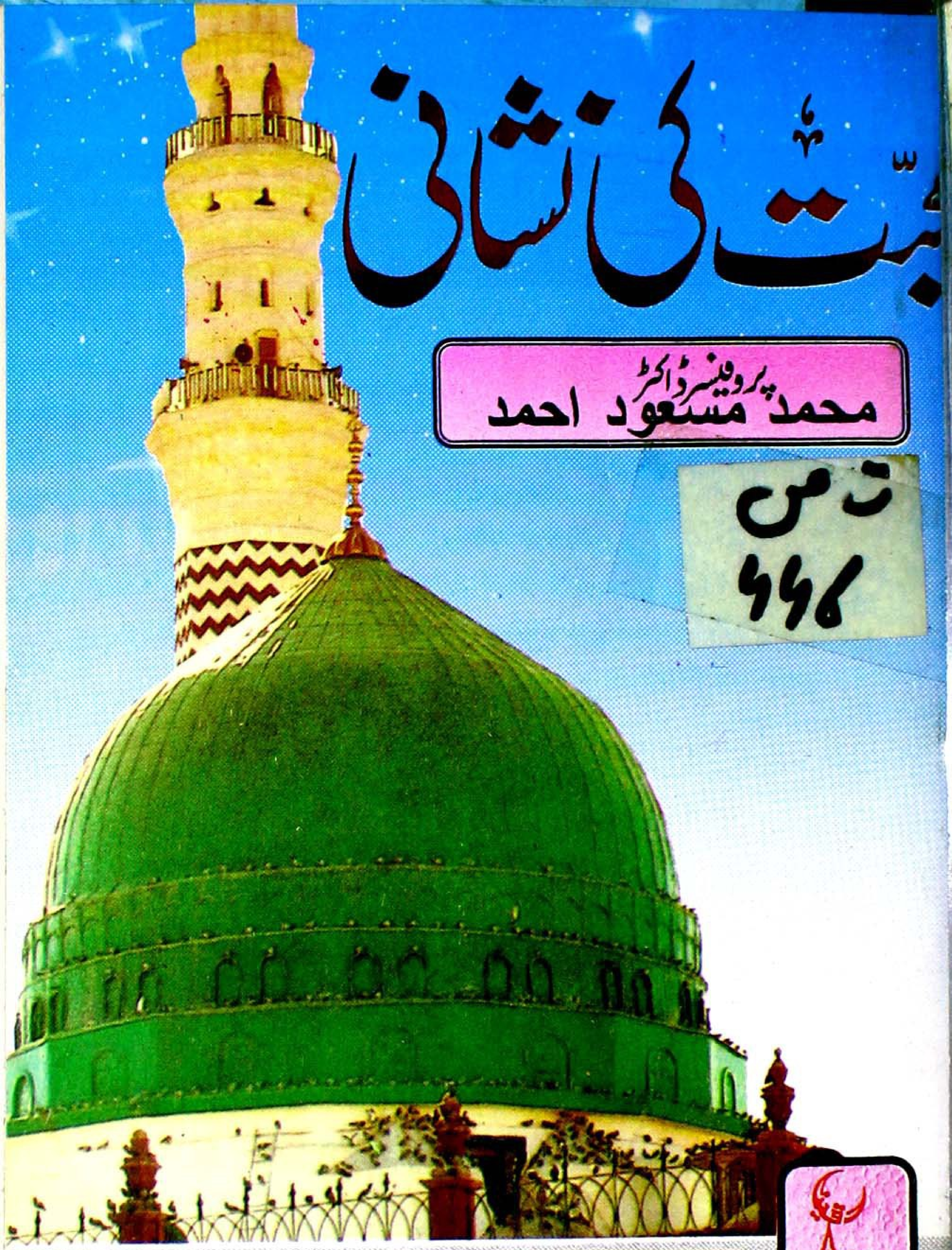

محبت کی نشانی

پروفیسر ڈاکٹر
محمد مسعود احمد

ت س
666

ادارۂ مسعودیہ
۶/۲ ، ۵ ۔ ای ، ناظم آباد ، کراچی ، سندھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi

وكونوا مع الصادقين

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

ش مس 666

محبّت کی نشانی

3209

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ

۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

86341

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب ــــــــــ محبت کی نشانی

مؤلف ــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر ــــــــــ حاجی محمد متین

مطبع ــــــــــ شاہکار پریس، کراچی

طباعت ــــــــــ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

تعداد ــــــــــ گیارہ سو

قیمت ــــــــــ ساٹھ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی

۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی

۳۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی

۴۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

۵۔ شبیر برادرز، اُردو بازار، لاہور

۶۔ ادارۂ مسعودیہ، المسعود، ۱۱ مین روڈ، لاہور

Marfat.com

3204

انتساب

○ ——— ان متوالوں کے نام

○ ——— ان جانثاروں کے نام

○ ——— ان فداکاروں کے نام

○ ——— جو اس جانِ جاں کی لگن میں دو جہاں سے بے نیازانہ گزر گئے

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبت کی نشانی

یہ عطائے ربانی، یہ محبت کی نشانی تمہارے دم کے ساتھ ہے ——

وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے مگر تم نہیں رکھتے —— اپنی جفا دیکھو اور اس کی وفا دیکھو! —— اگر تم رکھنے لگو اور وہ رہنے لگے تو پھر چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر آن اور ہر گھڑی اللہ کی رحمتیں تمہارے ساتھ ہوں —— زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ ہو جو ثواب و رحمت سے محروم ہو —— وہ رفیقِ زندگی، زندگی بھر کی ساتھی ہے ——

ہاں اس نشانی کو سینے سے لگاؤ کہ یہ اس جانِ جاں کی نشانی ہے جس نے افکار و اعمال کے حسین چہرے دکھا کر محرومِ جمال کو جمال آشنا کیا —— ہاں جمالِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنے چہرے سجاؤ —— ایک وقت آنا ہے، دنیا سے جانا ہے ——

قبر میں جب وہ تمہارے سامنے ہوں گے اور تم ان کے سامنے، کہیں وہ یہ نہ

Marfat.com

پوچھ لیں کہ ہم نے کیا کہا تھا اور تم نے کیا کیا؟ ——— تو ایسا کچھ کر کے چلو کہ جب وہ سامنے ہوں، دلِ مضطر شرمسار نہ ہو ——— محبّت بلا رہی ہے ——— محبّت کی پکار سنو! ——— آؤ محبّت کے چراغ روشن کر دو اور خود چراغِ محبّت بن کر عالم کو روشن کر دو ——— تمہاری ایک ایک ادا میں وہ جانِ جاں جلوہ گر ہو اور تم اس کی جلوہ گاہ ——— !

——— احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ ———

Marfat.com

جھلکیاں

١

١١ — ١٩

محبت اور تاثیرِ محبت ـــــ کششِ محبت ـــــ محبتِ رسول
اطاعتِ رسول ـــــ مقامِ رسول ـــــ غیرتِ رسول

٢

٢٠ — ٢٨

تخلیقِ انسان ـــــ تقاضائے فطرت ـــــ اقوامِ قدیمہ ـــــ
آیاتِ کریمہ ـــــ تعمیرِ خالق ـــــ تعمیرِ انسان ـــــ
حفاظت اور اطاعت ـــــ

٣

٢٩ — ٣٢

عملِ رسول ـــــ روایتِ عمر ـــــ روایتِ علی ـــــ روایتِ ابوہریرہ
روایتِ ہند بن ہالہ ـــــ روایتِ انس ـــــ روایتِ جابر بن سمرہ ـــــ (رضی اللہ عنہم)

Marfat.com

۴

۳۳ ۳۸

ارشادِ رسول اور مشرکین ـــــــ ارشادِ رسول اور مجوس
ارشادِ رسول اور یہود ـــــــ فرمانِ الٰہی ـــــــ

۵

۳۹ ۴۰

سُنّتِ رسول اور دیگر منافع و مقاصد ـــــــ روحانی ـــــــ جمالیاتی
ـــــــ تمدُّنی ـــــــ معاشرتی ـــــــ اقتصادی ـــــــ تہذیبی
ـــــــ طبعی و طبّی ـــــــ

۶

۴۱ ۴۷

فطرت کے باغی اسلام کی نظر میں ـــــــ مَردنما عورتیں، عورت نما مرد
ـــــــ عورتوں کے مردانہ لباس ـــــــ مَردوں کے زنانہ لباس
ـــــــ مردانی عورت کی رضائے الٰہی سے محرومی ـــــــ عورت نمامَرد
اور مَردنما عورت پر صبح و شام قہرِ خداوندی ـــــــ

Marfat.com

٧

٤٨ — ٥٦

سنّتِ رسول اور یہود و نصاریٰ و مجوس —— سنّتِ رسول اور کفار و مشرکین

ابلیس کا چیلنج —— ابلیس کے اطاعت شعار ——

قرآن کی وعید —— قرآن کی بشارت و خوشخبری ——

٨

٥٧ — ٥٨

سنتِ رسول سے گریز و فرار —— علماء و اُمراء و فقراء ——

صحبتِ امراء و بربادیٔ علماء —— خواہشِ نام و نمود و بربادیٔ فقراء ——

علماء سے بیزاری اور امراء کی بربادی ——

٩

٥٩ — ٦٠

سنّتِ رسول اور فرشتوں کی قسم —— سنّتِ رسول اور فرشتوں کی تسبیح

—— سنتِ رسول اور شریح قاضی —— سنتِ رسول اور احنف بن قیس

Marfat.com

١٠

٦١ — ٦٤

مذہبِ حنفیہ اور سنّتِ رسول ——— مذہبِ شافعیہ اور سنتِ رسول
——— مذہبِ مالکیہ اور سنتِ رسول ——— مذہبِ حنبلیہ اور سنتِ رسول

١١

٦٥ — ٨٠

بقدرِ ظرف ——— پیمانۂ سنت ——— عملِ رسول ——— عملِ صحابہ ———
عملِ تابعین ——— عملِ تبع تابعین ——— عملِ صلحائے امت ———
نیتِ مومنین اور سنتِ رسول ——— مونچھوں کی تراش خراش ———

١٢

٨١ — ٨٥

سنتِ رسول اور رواج ——— سنتِ رسول اور اہلِ عرب ———
جرمِ محبّت و جرمِ شریعت ——— ایذائے رسول ——— بیزاریٔ رسول —

١٣

٨٦ — ٩٢

دیدارِ رسول ——— انجام و آغازِ حیات ——— دولتِ حیات ———

Marfat.com

رضائے خدا ورسول ـــــ اِحیاءِ سنت ـــــ تیرِ محبت ـــــ

۱۴

۹۳ ۹۵

ہنودِ ہند اور فاروقِ اعظم ـــــ کرامتِ فاروقی ـــــ تاثیرِ محبت ـــــ
جانثاریٔ ہنود ـــــ اطاعتِ رسول اور مسلمان ـــــ بیداری اور
اعلانِ بیداری ـــــ نعرۂ مستانہ ـــــ

ماخذ و مراجع

۹۹ ـــــ ۱۰۱

اختتامیہ

۱۰۲ ـــــ ۱۰۴

Marfat.com

۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

محبت حیرت انگیز اثر رکھتی ہے ـــــ اور جب وہ انسان کے فکر و شعور پر چھا جاتی ہے تو محبوب کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ؎

آئی جو اُن کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

محبّت کی نظر محبوب پر رہتی ہے ـــــ وہ دیکھتی ہے کہ محبوب کیا کہہ رہا ہے! ـــــ محبوب کیا کر رہا ہے! ـــــ جو وہ کہتا اور کرتا ہے۔ یہ بھی وہی کہتی اور کرتی چلی جاتی ہے ـــــ اس کے دل میں کوئی وسوسہ نہیں آتا ـــــ تمام اندیشوں سے پاک مردانہ وار آگے بڑھتی ہے ؎

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

چشمِ عالم نے ایسے حیرت ناک مناظر دیکھے ہیں ـــــ یہ محبت ہی کی جلوہ گری تھی کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے آگ کو آگ نہ سمجھا ـــــ یہ محبت ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ اسمٰعیل (علیہ السلام) نے جان کو جان نہ سمجھا ـــــ عقل کہتی ہے یہ کیا ہو گیا؟ ـــــ محبّت

Marfat.com

کہتی ہے، یہی ہونا چاہیئے تھا، ہاں ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

جس طرح کششِ ثقل سے نظامِ عالم برقرار ہے اسی طرح محبت کی کشش سے عالمِ انسانیت قائم و دائم ہے —— مثالی معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ قلب و نظر کا ایک اور صرف ایک مرکز ہو —— وہی ایک جس کی نظیر نہیں —— وہی ایک جس کی مثال نہیں —— ماضی میں، نہ حال میں اور نہ مستقبل میں —— جو اس ایک سے وابستہ ہو گیا وہ دَر دَر کی ٹھوکروں سے آزاد ہو گیا —— یہ وہی تو ایک ہے کہ جب دنیا والے اس کو ٹھکرا رہے تھے تو اُس کا مولیٰ اس کو آفتابِ عالم تاب بنا رہا تھا —— ہاں وہ افقِ عالم سے آفتابِ ہدایت بن کر اُبھرا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عالم پر چھا گیا اور آن کی آن میں گرتی ہوئی قوم کو اس بلندی پر لے گیا کہ سارے عالم نے اس کو اُبھرتے، چڑھتے اور سرفراز ہوتے دیکھا —— ہمارے دلوں میں وہی تھا —— مگر اب کیا ہو گیا —— ؟ خلوت خانۂ دل میں سب ہی ہیں مگر وہ نہیں —— تو آؤ خانۂ دل کو صاف کریں اور اس کو بسائیں جو بسانے کے قابل ہے —— یہ وہی ہے جس کی خوشبو سے دو عالم کی فضائیں مہکتی تھیں —— یہ وہی ہے جس نے ڈوبتی دنیا کو سہارا دیا —— یہ وہی ہے جس نے اندھیروں میں اجالا کیا ——

Marfat.com

یہ وہی ہے جس نے جاں بلب انسانیت کو زندگی بخشی ——— یہ وہی ہے جس نے وحشیوں کو جینا سکھایا اور غلاموں کو جہاں آراء و جہاں بان بنایا ——— یہ وہی ہے جس نے خود کچھ نہ رکھا، سب کچھ لٹا دیا ——— جس نے ہماری آسائش کے لئے اپنا آرام تک تج دیا ——— ہاں یہ محبوب دل لگانے ہی کے قابل ہے ——— پیروی و اطاعت ہی کے لائق ہے ——— جانثاری اور فداکاری ہی کے سزاوار ہے ؎

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

سنو! سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے! :-

(ل) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۠ [1]

"آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التوبہ، ۲۴

Marfat.com

اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے من بھاتے مکان ـــــــ اگر یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہوں تو پھر راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم نافذ کرے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

بلاشبہ محبتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جانِ ایمان ہے ـــــــ اور اطاعت اس محبّت کا عملی مَظہر ہے جس کے متعلق قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے :-

(ب) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ [1]

" فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو "

(ج) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ [2]

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی "

(د) مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ج [3]

" یہ رسول جو تمہیں دے، لے لو اور جس سے منع کرے، بچتے رہو"

ہاں بے شک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۵۹

[2] ایضاً " ، ۸۰

[3] ایضاً ، سورۃ الحشر ، ۷

اطاعت ہے، اسی لئے آپ نے جلالِ رسالت میں فرمایا :-

(ا) اَلَآ اِنِّیۡ اُوۡتِیۡتُ الۡقُرۡاٰنَ وَمِثۡلَهٗ مَعَهٗ اَلَا یُوۡشِكُ رَجُلٌ شَبۡعَانٌ عَلٰی اَرِیۡكَتِهٖ یَقُوۡلُ عَلَیۡكُمۡ بِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ فَمَا وَجَدۡتُّمۡ فِیۡهِ مِنۡ حَلَالٍ فَاَحِلُّوۡهُ وَمَا وَجَدۡتُّمۡ فِیۡهِ مِنۡ حَرَامٍ فَحَرِّمُوۡهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ [1]

"سن لو مجھے قرآن عطا ہوا ہے اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل ——— خبردار! کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا یہ کہے گا کہ یہی قرآن لئے رہو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو، جو حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو' حالانکہ جو چیز اللہ کے رسول نے حرام کی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے اللہ نے حرام کی ہو۔"

(ب) اَیَحۡسَبُ اَحَدُكُمۡ مُتَّكِئًا عَلٰی اَرِیۡكَتِهٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمۡ یُحَرِّمۡ شَیۡئًا اِلَّا مَا فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ اِنِّیۡ وَاللّٰهِ قَدۡ اَمَرۡتُ وَوَعَظۡتُ وَنَهَیۡتُ عَنۡ اَشۡیَاءَ اِنَّهَا كَمِثۡلِ الۡقُرۡاٰنِ اَوۡ اَكۡثَرُ [2]

---

[1] (ا) الترمذی، الامام الحافظ محمد بن عیسیٰ : الجامع الصحیح ، ج ۲ ، ص ۳۸۱

(ب) امام عبداللہ محمد بن یزید ربعی ابن ماجہ قزوینی : سنن ابنِ ماجہ ، ص ۲

[2] ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی : سنن ابوداؤد ، ج ۲ ، ص ۱۶۵

" کیا تم میں سے کوئی تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی ہیں؟
سن لو! خدا کی قسم میں نے حکم دئے، نصیحتیں کیں اور بہت چیزوں
سے منع کیا کہ وہ قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کے برابر بلکہ ان
سے زیادہ ہیں "

ان کو ایک آن پسند نہیں کہ ان کے چاہنے والے ان سے صرفِ نظر کرلیں اور دوسروں کی چاہت کا دم بھریں ——— دیکھو تو کیا فرما رہے ہیں :-

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ [1]

" جو میرے قدم بقدم نہیں چلتا وہ میرا ہے ہی نہیں "

غور کرو اور سوچو کہ جو ان کا نہیں تو پھر اس کا کہاں ٹھکانہ؟ اللہ بھی اس سے خفا۔
بابا طاہر عریاں نے کیسی درد بھری رباعی کہی ہے ! ——— وہ کہتا ہے ؎

خدایا! واکیاں شم واکیاں شم ... بایں بے دست و پائی واکیاں شم
ہمہ از در براند وا تو آیم ... تو ہم کز در برانی واکیاں شم [2]

" خدایا ! میں کہاں جاؤں، میں کہاں جاؤں ! ہائے اس

---

[1] (ا) احمد بن شعیب بن علی ، السنن النسائی ، (مطبوعہ کراچی) ، ج ۲ ، ص ۶۸
(ب) قاضی عیاض بن موسیٰ ، الشفاء ، (مطبوعہ ملتان) ، ج ۲ ، ص ۱۴
[2] باباطاہر ، دوبیتی نامہ (مرتبہ پروفیسر حضور احمد سلیم) ، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء) ، ص ۹۲

Marfat.com

بے دست و پائی میں کہاں جاؤں؟ سب، دَر سے ٹھکراتے ہیں تو تیرے پاس آتا ہوں، تو نے بھی اگر ٹھکرا دیا تو بتا پھر کہاں جاؤں؟"

وہ بڑا غیور تھا ——— محبت اور غیرت کا چولی دامن کا ساتھ ہے ——— ہاں وہ بہت ہی غیور تھا ——— وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے چاہنے والے اس کی روش کو چھوڑ دیں اور پھر بھی اس کی محبت کا دَم بھریں ——— دیکھو دیکھو! مدینہ منورہ میں ایک صحابی عبید بن خالد (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) چلے جا رہے ہیں ——— تہبند بندھا ہے اور ٹخنوں سے نیچے ڈھلک رہا ہے ——— اچانک پیچھے سے آواز آتی ہے :-

اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَبْقٰى [1]

"تہبند اونچا کرو، اس میں پرہیز گاری بھی ہے اور پائیداری بھی"

مُڑ کر جو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں ——— وہ اپنے رفیقوں پر بڑے کریم تھے، اسی کرم پر نظر رکھتے ہوئے عبید بن خالد نے عرض کیا :-

"یہ تہبند سفید اور سیاہ دھاری دار ایک چادر ہی تو ہے"

عبید بن خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی یہ بات پسند نہ آئی ——— جلالِ رسالت میں فرمایا :-

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی للامام ابی عیسیٰ الترمذی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۹

Marfat.com

اَمَا لَكَ فِىْ اُسْوَةٌ [1]

"کیا میری روش میں تیرے لئے نمونہ نہیں؟"

فضا میں ایک لرزش سی پیدا ہوئی ——— یہ الفاظ کیا ارشاد ہوئے، بجلی سی کوند گئی۔

اللہ اکبر! عُشّاق کی ایک ایک ادا کی نگرانی تھی! ——— کوئی ایسا محبوب دکھائے تو سہی! ——— ہر عاشق، محبوب کی بے اعتنائی کا شکوہ کرتا نظر آتا ہے ——— مگر یہاں حریمِ جاناں میں توجہ سے کوئی محروم نہیں ——— سب کو نواز رہے ہیں ——— سب فیضیاب ہو رہے ہیں ؎

نگاہِ ناز کے پیہم اشارہ ہائے لطیف
شکستِ شیشۂ دل، بار بار، کیا کہنا!

محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ عاشق، محبوب کے رنگِ طبع کو دیکھے ——— جو وہ کرے، وہی کرتا چلا جائے ——— صحابہ کی مقدس جماعت نے یہی کیا اور وہ پایا جو ہزار جانکاہی اور جانفشانی کے بعد بھی ہم نہیں پاسکتے ——— ہماری محبت کو ہمہ وقت عقل ڈستی رہتی ہے کہ کریں تو کیا کریں؟ ——— یہی کیوں کریں، وہ کیوں نہ کریں؟ ——— چلیں تو کس طرف چلیں؟ ——— اسی طرف کیوں چلیں، اس طرف کیوں نہ چلیں؟

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی: انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی، ص ۹

Marfat.com

مجازی عاشقوں کا حال آپ نے دیکھا ہوگا ——— اپنے معشوقوں کے اشاروں پر چلتے رہتے ہیں ——— جو کہتا ہے، کرتے چلے جاتے ہیں ——— اسی کا رنگ ڈھنگ اپناتے ہیں ——— جس راہ پر وہ چلاتا ہے، چلتے چلے جاتے ہیں ——— یہ ان محبوبوں کی اطاعت کا حال ہے جو بے وفا ہوسکتے ہیں، جو ظالم ہوسکتے ہیں، جو جفا شعار ہوسکتے ہیں ——— تو وہ محبوب سب محبوبوں سے زیادہ اطاعت کا مستحق ہے جو رؤف و رحیم ہے ——— اگر باطل محبوبوں کے اشاروں پر چلا جا سکتا ہے تو اس سچے محبوب کے اشاروں پر کیوں نہیں چلا جا سکتا؟ ——— عقلِ سلیم جواب دے! ——— دلِ دردمند جواب دے!

فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين

Marfat.com

۲

ہم کچھ نہ تھے، اس کے کرم نے سب کچھ بنا دیا ؎

بپچیم ما گر تو باز ستانی متاعِ خویش
دارد دو عالم از تو کثیر و قلیل را

ذرا اس پیدا کرنے والے سے اپنی پیدائش کی داستان تو سنو!

۱- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ [1]

" بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا "

۲- ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ [2]

" پھر ہم نے اسے پانی کی ایک بُوند بنا کر ایک محفوظ مقام (رحمِ مادر) میں رکھا "

۳- ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً [3]

" پھر ہم نے اس بُوند کو خونِ بستہ بنایا "

۴- فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً [4]

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ المؤمنون ، ۱۲

[2] ایضاً : ۱۳

[3] ایضاً : ۱۴

[4] ایضاً : ۱۴

Marfat.com

"پھر ہم نے اس خونِ بستہ کو پارہ گوشت بنایا۔"

۵۔ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا [۱]

"پھر ہم نے اس پارہ گوشت سے ہڈیاں بنائیں۔"

۶۔ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق [۲]

"پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا"

۷۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط [۳]

"پھر ہم نے اسے اور ہی شکل و صورت میں اٹھان دی" (اور کیا سے کیا بنا دیا)

اللہ اکبر! ——— ہم کہاں سے چلے اور کہاں پہنچے! ———
خاک کو اکسیر بنا دیا گیا ——— ذرے کو آفتاب بنا دیا گیا ———
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ [۴] ——— اللہ بڑی برکت والا اور سب سے بہتر بنانے والا ہے ——— بیشک اس نے انسان کو سب سے بہترین ساخت میں بنایا ——— لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ

۱تا۳ القرآن الحکیم ، سورۃ المؤمنون ، ۱۴

نوٹ:۔ ان مرحلوں کے بعد کچھ مرحلے اور ہیں جن کا یوں ذکر کیا گیا ہے:۔

(۱) ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ (المؤمنون، ۱۵) "پھر یقیناً تم ان مرحلوں سے گزر کر مرنے والے ہو"

(۲) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (ایضاً، ۱۶) "پھر تمہیں بلاشبہ روزِ قیامت (قبروں سے) اٹھایا جائیگا" مسعود

۴ ایضاً : ۱۴

Marfat.com

اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ[1] ـــــــ صرف ایک وجودِ بے بودہی نہیں بنایا ــــــ وہ تو مُصوّر ہے ــــــ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ[2] ــــــ وہ اللہ ہی ہے جو بناتا بھی ہے، پیدا بھی کرتا ہے اور خط و خال سے چہروں کو سنوارتا بھی ہے ــــــ ہاں بہترین خط و خال بنائے ــــــ کرم بالائے کرم ــــــ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ج وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ[3] ــــــ اس نے آسمان و زمین بنائے اور سچائی کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر بنائی، پس کتنے اچھے خط و خال بنائے! ــــــ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا[4] ــــــ

اب جب اس نے اپنے کرمِ خاص سے ہم کو بنایا، پیدا کیا اور اچھی اچھی صورتیں دیں تو کیا ہم کو یہی سزاوار ہے کہ ہم ان صورتوں کو بگاڑتے چلے جائیں؟ اور اس حال میں بگاڑتے چلے جائیں کہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہے ــــــ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ[5] ــــــ وہ ہماری رگِ

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التین، ۴

[2] ایضاً ، سورۃ الحشر، ۲۴

[3] ایضاً ، سورۃ التغابن، ۳

[4] ایضاً ، سورۃ الروم، ۳۰

[5] ایضاً ، سورۃ المجادلہ، ۷

86341

Marfat.com

جاں سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے ——— وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ [1]

داڑھی رکھنا نئی چیز نہیں، داڑھی منڈانا نئی چیز ہے ——— قدیم قومیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں ——— چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

(ا) عَشَرَةٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ——— [2]

" دینِ فطرت میں دس چیزیں ہیں، لبیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا"

ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :-

(ب) فَسُبْحٰنَهٗ مَا اَسْخَفَ عُقُوْلُ قَوْمٍ طَوَّلُوا الشَّارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰى عَكْسَ مَا عَلَيْهِ فِطْرَةُ جَمِيْعِ الْاُمَمِ قَدْ بَدَّلُوْا فِطْرَتَهُمْ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ [3]

" سبحان اللہ! ان لوگوں کی عقل کس قدر بے مایہ ہے جنہوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں ——— پچھلی

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ قٓ ، ۱۶

[2] النسائی، احمد بن شعیب بن علی ، السنن النسائی ، ج ۲ ، ص ۲۰۴ (مطبوعہ کراچی)

[3] بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی ، شرح صحیح البخاری (بحوالہ احمد رضا خاں ، لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی ، لاہور ، ص ۳۳)

Marfat.com

قوموں کی جو فطرت ہے، انہوں نے اس کے بالکل برعکس کیا، اپنی فطرت و خلقت ہی بدل دی، خدا کی پناہ!"

فطری ودیعتیں اللہ تعالےٰ کی نشانیاں ہیں چنانچہ قرآنِ پاک میں نوعِ انسانی میں رنگوں کے اختلاف اور زبانوں کے اختلاف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے[1] ——— داڑھی فطری ودلیعت اور اللہ تعالےٰ کی نشانی ہے، اسی لئے فرمایا :-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ[2]

"اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں نہ مٹاؤ"

شعائر اللہ کا یہ احترام ہی تھا جس نے حضرتِ ہارون علیہ السلام کو مجبور کیا کہ وہ اپنے بھائی حضرتِ موسےٰ علیہ السلام سے یہ فرمائیں :-

یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ[3]

"اے میرے ماں جائے میری داڑھی تو نہ پکڑو"

تو قرآنی آیات اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ داڑھی کوئی نئی چیز نہیں، تمام انبیاء علیہم السلام کی امتیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں، اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر نبی نے اسی دینِ فطرت کا پرچار کیا، دینِ فطرت میں کوئی بات غیر فطری

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ الروم ، ۲۲

[2] ایضاً ، مائدہ ، ۲

[3] ایضاً ، طٰہٰ ، ۹۴

Marfat.com

ہو ہی نہیں سکتی بلکہ یہ تو ان باتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے جو فطرت کے تقاضوں کے خلاف ہیں اور ان باتوں کو قائم کرنے کے لیے جو عینِ فطرت ہیں۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے :۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا ؕ [1]

"اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کے ذکر سے لوگوں کو روکا اور ان کو اجاڑنے کی کوشش کی"

اب ذرا غور فرمائیں :۔

(ا) مساجد انسان کی تعمیر ہیں،

(ب) مساجد کا مقصدِ وحید' ذکرِ الٰہی ہے،

(ج) مساجد عظمتِ اسلام کی نشانی ہیں،

اب مزید غور فرمائیں :۔

(ا) داڑھی اللہ کی تعمیر ہے،

(ب) داڑھی کا مقصدِ وحید اتباع خدا و رسول ہے جو ذکر کی جان ہے،

(ج) داڑھی اسلام کی نشانی ہے اور اس سے شوکتِ اسلام کا اظہار ہوتا ہے،

تو اب یہ حقیقت قابلِ توجہ ہے کہ جو مسجد انسان کی تعمیر تھی، مقامِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۱۱۴

ذکرِ الٰہی اور شعارِ عظمتِ اسلام ہونے کی وجہ سے اس کے اجاڑنے والے کو معاشرے کا ظالم ترین انسان قرار دیا گیا ــــــــ تو جو داڑھی اللہ کی بنائی ہوئی ہو، سراپا ذکرِ الٰہی اور عظمتِ اسلام کی نشانی ہو۔ اللہ و رسول کے حکم کے خلاف اس کا اجاڑنے والا اللہ و رسول کی نظر میں کیا ہوگا؟

شعارِ اسلام کی بات تو بہت اونچی ہے ــــــــ اللہ و رسول نے تو ان چیزوں کو مٹانے کی ممانعت فرمائی ہے جن سے انسان کے دنیوی فائدے وابستہ ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکِ شام جانے والی فوج کو جو ہدایات جاری فرمائیں، ان میں یہ ہدایات بھی تھیں :-

(ا) کھجور یا کوئی دوسرا درخت نہ کاٹنا،

(ب) نہ کوئی عمارت مسمار کرنا [1]

ڈاکٹر ہنز کریوز نے لکھا ہے :-

"جس طرح دشمن کے یرغمالی سپاہیوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے اسی طرح غیر ضروری تباہی اور غارت گری کی بھی ممانعت ہے" [2]

درختوں کو کاٹنے اور عمارتوں کو مسمار کرنے کی اس لئے ممانعت فرمائی کہ اس سے انسانی معیشت اور معاشرت متاثر ہوتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے جو مذہب انسان کے دنیوی امور میں اتنا حساس ہے، وہ اس کے دینی امور میں

---

[1] عبدالقیوم ندوی : خطباتِ نبوی ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۸۶

[2] ڈاکٹر ہنز کریوز : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیوکس پروڈنس۔ (مطبوعہ کراچی) ، ص ۱۷

Marfat.com

کتنا حساس ہوگا!

لیکن یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ اصل چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی ہے ——— اگر وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو جس چیز کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگائی گئی تھی، وہ فوراً مٹا دی جائے گی ——— جب مساجد کی حفاظت اور تکریم و عزت کا حکم ملا تو یہی کیا گیا اور جب مسجد ضرار کے متعلق یہ حکم ملا :-

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ——— لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا [1]

" اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نافرمانی، پھوٹ ڈالنے اور مسلمانوں کے دل جدا کرنے کے لئے مسجد بنوائی ——— ہاں اس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا "

چنانچہ یہ مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ڈھا دی گئی اور اس کی جگہ شہر کا کوڑا ڈالا جانے لگا ———

اسی طرح جب درختوں کی حفاظت کا حکم ہوا تو حفاظت کی گئی اور جب کاٹنے کا حکم دیا گیا تو درخت کاٹ کر پھینک دئے گئے ———
چنانچہ بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التوبہ، ۱۰۷، ۱۰۸

Marfat.com

ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا اور ایسا ہی کیا گیا [1]

تو اصل مدعا اللہ و رسول کے احکام کی پیروی ہے ——— جب وہ حفاظت کا حکم دیں گے تو معمولی سے معمولی چیز کی حفاظت کی جائیگی اور جب وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو بڑی سے بڑی چیز قربان کر دی جائیگی ———

کیا آپ نے نہ دیکھا کہ جس جان کی حفاظت فرض ہے وہ اسکے حکم پر میدانِ جنگ میں کس طرح خوشی خوشی دے دی جاتی ہے ؟ ——— بیشک جو جان نافرمانی میں ضائع کی گئی اس کے لئے جہنم ہی جہنم ہے ——— اور جو جان فرمانبرداری اور اطاعت شعاری میں دی گئی اس کیلئے جنت ہی جنت ہے۔

اللہ و رسول کے احکام ایسے نہیں جن میں ان کا نفع ہو ——— نہیں نہیں حکم دینے والے بے نیاز ہیں ——— ایک عطا کرنیوالا ہے، دوسرا تقسیم کرنیوالا ہے ——— اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِی [2]

——— ان کے ہر حکم میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے ——— اللہ و رسول کا کوئی فائدہ نہیں ——— مگر بتانے والوں نے اس طرح بتایا کہ جیسے وہ بے نیاز، نیاز مند ہے ——— نفس کا حال یہ ہے کہ اسی وقت رغبت ہوتی ہے، جب اپنا فائدہ نظر آتا ہے ——— نفس کے اس چلن سے ابلیس نے فائدہ اٹھایا اور بندگانِ خدا کو امیدیں دلا دلا کر خوب گمراہ کیا ——— اور اللہ کی طرف جانے والے، ابلیس کی طرف جانے لگے ——— انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ الحشر، ۵

[2] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل ـ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۶

Marfat.com

۳

محدثینِ کرام نے اوراقِ احادیث میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کو محفوظ کر کے کتبِ احادیث کو محفلِ جاناں بنا دیا ——— اب عالم یہ ہے، یوں معلوم ہوتا ہے ؏

یہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں، یہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں

دل تو یہ چاہتا ہے کہ ایک ایک ادا معلوم کی جائے ——— پھر ہر ہر ادا پر جان نچھاور کی جائے ——— حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی محبت کی بات فرمائی ——— فرماتے ہیں :-

وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ یَّصِفَ لِیْ مِنْهَا شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ [1]

"اور مجھے بڑا شوق تھا کہ (ماموں جان) مجھ سے نانا جان کا سراپا بیان کریں اور پھر میں ان کی ہر ہر ادا کو اپنا لوں ———"

تو آیئے اس محفل کی طرف چلیں اور دیدار سے مشرف ہونے والوں سے سراپائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کریں ——— اور یہ پوچھیں کہ کیا چہرۂ انور

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ (مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) ص ۲۱

Marfat.com

پر ریش مبارک تھی؟

(ا) حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں! گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۱

(ب) حضرتِ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۲

(ج) وہی فرماتے ہیں :-

"ہاں بھرواں داڑھی تھی! (عَظِیْمُ اللِّحْیَۃِ) ؎۳

(د) حضرتِ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۴

(ھ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۵

(و) اور ایک جگہ فرماتے ہیں :-

وَکَانَتْ لِحْیَتُہٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ ھٰھُنَا اِلٰی ھٰھُنَا،

؎۱ عیاض بن موسیٰ، القاضی ابو الفضل : الشفاء ، ج۱ ، ص ۳۸

؎۲ ایضاً ، ص ۳۸

؎۳ البیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی : شعب الایمان، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۹

؎۴ احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ - (۱۳۱۵ھ) ۔ ص ۱۸

؎۵ ایضاً : ص ۱۹

Marfat.com

وَ اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ ؎۱

(پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیر کر بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔"

(ز) حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ ؎۲

" رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال بڑی کثرت سے تھے "

(ح) حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَ تَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ ؎۳

" سرِ اقدس میں تیل ڈالتے اور بسا اوقات ریش مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے "

(ط) آپ ہی کا ارشاد ہے :-

اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ جَالِسَانِ نَحْوَ الْمِنْبَرِ

اِذْ طَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ

؎۱ احمد رضا خاں : لمعة الضحیٰ ، ص ۱۹

؎۲ القشیری ، ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج : صحیح مسلم ، ج ۲ ، ص ۲۵۹

؎۳ محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۶۰

Marfat.com

بَعْضِ بُیُوْتِ نِسَآئِہٖ یَمْسَحُ لِحْیَتَہٗ ؎۱

" حضرتِ ابو بکر اور عمر مسجد نبوی میں منبر کے قریب بیٹھے تھے کہ اچانک حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدے سے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر تشریف لائے "

آپ نے دیکھا، ہر دیکھنے والے نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر داڑھی کی بہاریں دیکھی ہیں —— بار بار دیکھی ہیں اور بار بار بتایا ہے کہ اب شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہی —— ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

؎۱ محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۱۰۷۔

Marfat.com

۴

مُصلحینِ عالم کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے پیروکاروں سے ان باتوں کی امید رکھتے ہیں جو خود نہیں کرتے، یا کرتے تو ہیں مگر اس قدر نہیں جس قدر امید رکھتے ہیں ـــــ اسی لئے قرآن نے کہا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ "تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے؟" ـــــ مگر وہ دوجہاں کا تاجدار اور دو عالم کا مصلح (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شان سے جلوہ گر ہوتا ہے کہ پہلے خود کرتا ہے، پھر اپنے جانثاروں سے کہتا ہے ـــــ جتنی ان سے امید رکھتا ہے، اس سے زیادہ خود کرکے دکھاتا ہے ـــــ تو یہ تو آپ دیکھ چکے کہ اس نے کیا کیا؟ آیئے اب یہ دیکھیں کہ اس نے (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فدا کاروں سے کیا کہا :-

(ا) خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْيَةَ [1]

---

[1] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۵

(ب) صحیح مسلم : ج ۱ ، ص ۱۲۹

"مشرکین کے خلاف کرو، مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھی خوب بڑھاؤ۔"

(ب) اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی [۱]

"مونچھیں مٹاؤ، داڑھیاں بڑھاؤ"

(ج) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی [۲]

"مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو"

(د) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰی [۳]

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو"

(ھ) جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ [۴]

"مونچھیں کترو، داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کے خلاف کرو۔"

---

[۱] صحیح بخاری : ج۲ ، ص ۸۷۵

[۲] ابوداؤد شریف : ج۲ ، ص ۱۲۲

[۳] (ا) صحیح مسلم : ج۱ ، ص ۱۲۹

(ب) ترمذی شریف : ص ، ۳۹۴

[۴] (ا) الطحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد الحنفی : شرح معانی الآثار ، ج۲ ، ص ۲۷۸

(ب) امام احمد بن حنبل : مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۲۷)

Marfat.com

(و) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ[۱]

"مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ، یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ ——— !"

(ز) قُصُّوا سِبَالَکُمْ وَوَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَخَالِفُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ ——— ![۲]

"مونچھیں کم کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ ——— اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے خلاف کرو"

(ح) اَوْفُوا اللُّحٰی وَقُصُّوا الشَّوَارِبَ[۳]

"داڑھیاں پوری کرو اور مونچھیں ترشواؤ !"

(ط) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی[۴]

"مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ !"

(ی) لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَاُعْفِیَ لِحْیَتِیْ[۵]

"مگر مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں"

---

[۱] شرح معانی الآثار : ج۲ ، ص ۲۷۸

[۲] مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۳] ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۴] ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی : شعب الایمان، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۵] ابنِ سعد : الطبقات الکبریٰ ، (مطبوعہ بیروت)

Marfat.com

(ک) اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِخْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰی [1]

" حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کتروانے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم فرمایا ہے "

(ل) وَفِّرُوْا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ [2]

" داڑھیاں خوب بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ "

(س) رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [3]

" میرے پروردگار نے مجھے اپنی داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے "

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کی کتنی تاکید فرمائی ہے ——— اور تاکیدِ شدید کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ فرمایا جارہا ہے :-

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ

" میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے "

اللہ اکبر! ——— اس حکم کی عظمت اور اہمیّت پر تو غور کرو ——— " شہنشاہِ مطلق، سردارِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دے رہا ہے اور

---

[1] صحیح مسلم : ج ۱ ، ص ۱۲۹

[2] صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۵

[3] ابن سعد : الطبقات الکبریٰ ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۹)

Marfat.com

آپ کس اہتمام سے اس کا ذکر فرما رہے ہیں! —— اور ہم کو حکم دے رہے ہیں —— تو یہ حکم کوئی معمولی حکم نہیں —— یہ سنت کوئی معمولی سنت نہیں —— یہ وجوب سے گزر کر فرضیت کی سرحدوں میں داخل ہو رہی ہے —— یہ رب کا حکم ہے —— یہ ہمارے آقا و مولیٰ تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے ——

تم نے اگر یہ حکم نہ مانا تو دیکھنا کہیں وہ نگاہیں تم سے نہ پھر جائیں جو جانِ زندگی ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

دیکھو دیکھو! شاہِ ایران کے حکم سے گورنر یمن باذان کے دو افسر دربارِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں حاضر ہیں اور رعبِ نبوت سے کانپ رہے ہیں —— سنو سنو! دیکھنے والے کیا کہہ رہے ہیں:-

اِنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَا قَدْ حَلَقَا لُحَاهُمَا وَاَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا فَكَرِهَ النَّظْرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا؟ قَالَا رَبُّنَا، يَعْنِيَانِ كِسْرٰی —— فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [1]

---

[1] الطبقات الکبرٰی، (بحوالہ لحیۃ الفقیہ، ص ۲۹)

Marfat.com

"یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے ——— سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے دیکھنے میں بھی کراہیت محسوس ہوئی ——— آپ نے دریافت فرمایا، تم دونوں برباد ہو آخر تمہیں ایسا کرنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ ——— وہ بولے، ہمارے پروردگار نے، (اس سے ان کی مراد شاہِ ایران کسریٰ تھا) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر مجھے تو میرے پروردگار نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم فرمایا ہے۔"

غور کرو! آتش پرستوں کی داڑھی منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کراہت آئی، تو جب اس حالت میں ہم کو دیکھیں گے تو چہرۂ انور نہ پھیر لیں گے؟

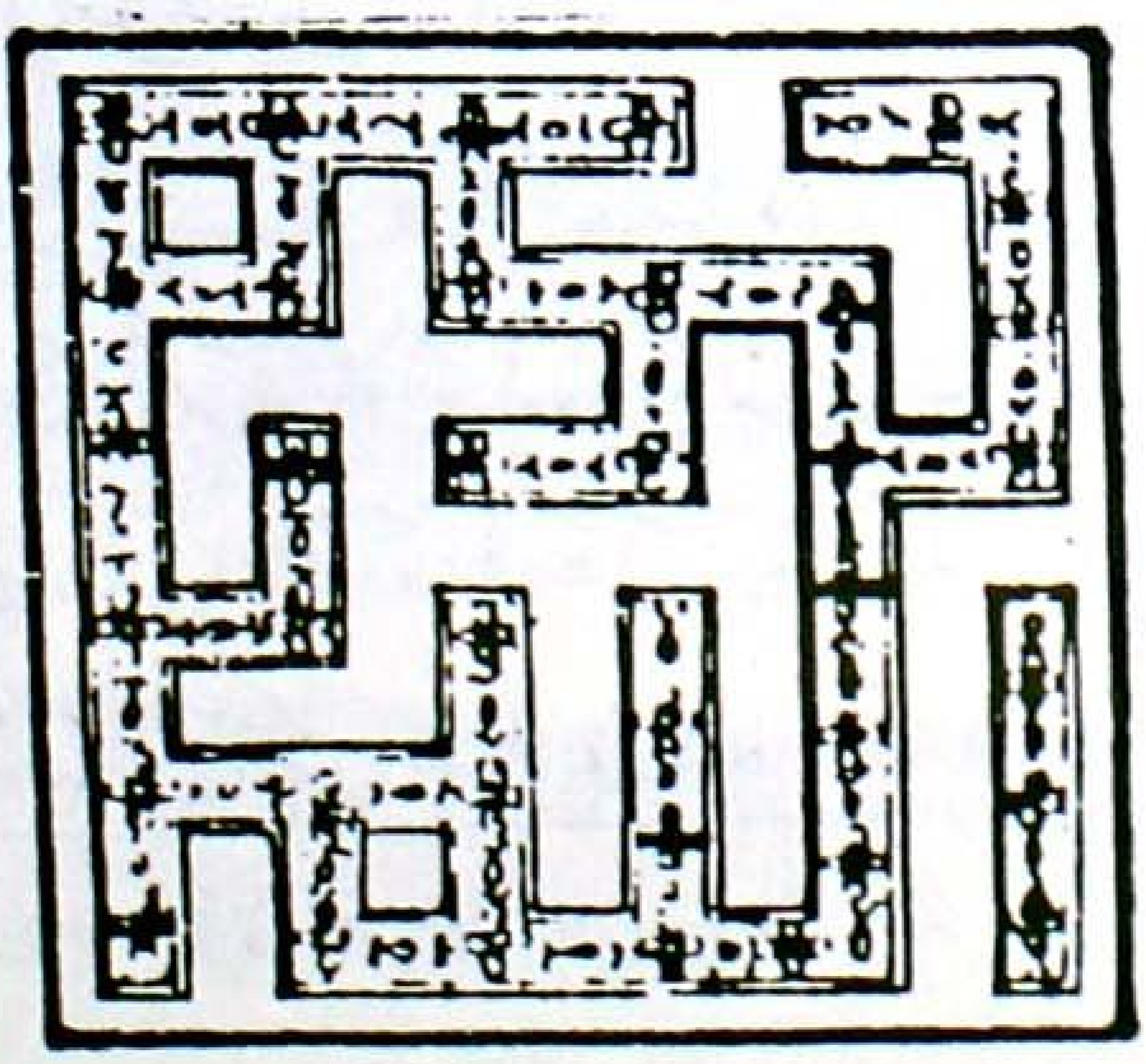

Marfat.com

۵

داڑھی کا بنیادی مقصد تو اطاعتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہی ہے لیکن اگر دوسرے پہلوؤں پر بھی نظر ڈالی جائے تو بہت سے ذیلی مقاصد و منافع سامنے آتے ہیں، گو یہ مقصودِ حقیقی نہیں۔

مثلاً روحانی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو امتِ مسلمہ نے چودہ سو سال سے سینے سے لگا رکھا ہے، اس عمل کا سلسلہ حضرتِ آدم علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے تو اس عظیم سلسلے کے تصور ہی سے روح میں بالیدگی اور تازگی پیدا ہوتی ہے اور رفعت کا ایک احساس کروٹ لیتا ہے جو قومی ترقی کے لئے تریاق و اکسیر ہے ——— جمالیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ایک نیا زاویہ نظر آتا ہے، جمال کا تعلق بقاء سے ہے، فنا سے نہیں تو جس نے بقاء کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے جمالِ حقیقی کی قدر پہچانی ——— فناء میں وہ لذت نہیں جو بقاء میں ہے ——— اور جمیل وہی ہے جو جمال کی قدر کرے ——— تمدنی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی سے قومی تشخص قائم رہتا ہے، گردشِ زمانہ کے ساتھ تاریخی عمل جو اپنا کام کرتا رہتا ہے، اس عمل کے دائرے سے باخبر اور حساس ملت سرخروئی سے نکل جاتی ہے اور صدیاں گزر جانے کے باوجود اس کا ملّی تشخص باقی رہتا ہے ——— معاشرتی نقطۂ نظر

سے دیکھا جائے تو داڑھی سے چلنے پھرنے، اٹھتے بیٹھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا وجود دوسروں کی نظروں میں مبہم نہیں رہتا، ہم چھپے نہیں رہتے، ہم عالم آشکار ہو جاتے ہیں ——— ہم ہر جگہ جانے پہچانے جاتے ہیں ——— اقتصادی زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے بہت سا وقت اور روپیہ پیسہ بچ جاتا ہے جو بے فائدہ ضائع ہوتا ہے ——— ہر دانا و بینا انسان وقت اور پیسہ خرچ کر کے کچھ پاتا ہے مگر یہاں پاتا نہیں بلکہ کھوتا ہے ——— تہذیبی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے انسان خود بخود شائستہ بن جاتا ہے، کوئی ایسی حرکت نہیں کر پاتا جو شائستگی کے خلاف ہو، اگر کوئی ایسی ویسی بات کرتا ہے تو اس کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے اور ٹوکنے والے بھی برملا ٹوک دیتے ہیں، ہر شخص اس سے نیک توقعات رکھتا ہے اس لئے وہ خود کو لئے دئے رہتا ہے ——— طبعی و طبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو داڑھی مردانگی و رجولیت کو باقی رکھتی ہے ——— ماہرین کا خیال ہے کہ اگر سات نسلوں تک داڑھیاں صاف ہوتی رہیں تو آٹھویں نسل کے مرد، مرد نہیں رہیں گے ——— اگر ایسا ہوا تو وہ روز بد نوعِ انسانی کے لئے ایک المیہ ہوگا ———

یہ تمام فوائد و منافع اپنی جگہ مگر اطاعت و بندگی کی بہاروں کے سامنے ہر بہار ہیچ ہے ——— جب داڑھی رکھو تو اسی نسبت سے رکھو کہ یہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت کی نشانی ہے ———

Marfat.com

۶

اسلام دینِ فطرت ہے ــــــ اس کو ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں جو فطرت کے خلاف ہوں ــــــ عقائد میں کیا ــــــ عبادات میں کیا ــــــ معاملات میں کیا ــــــ معاشرت میں کیا ــــــ اخلاق میں کیا ــــــ زندگی کے ہر شعبے میں فطرت کے تقاضوں کو سامنے رکھا گیا ہے ــــــ تو جب داڑھی کا حکم دیا گیا تو وہاں بھی حسنِ فطرت اور تقاضائے فطرت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا اور وہی بات کہی گئی جو عینِ فطرت ہے ــــــ اور جو عینِ فطرت ہے وہ عینِ انصاف ہے ــــــ

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى [1]

اور یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ احادیثِ شریفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو ــــــ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ ــــــ

تہذیب و تمدن میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ــــــ عین ممکن تھا کہ ایسا انقلاب آجاتا کہ جس روش پر مسلمان چل رہے تھے،

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ المائدہ ۸

یہود و نصاریٰ اور مجوسی چلنے لگتے ـــــــ مگر نہیں، صدیاں بیت گئیں، ایسا انقلاب نہ آنا تھا، نہ آیا ـــــــ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ فطرت کی ہر بات، فطرت کے مطابق ہے جو بدلتی نہیں ـــــــ ایک حالت پر رہتی ہے ـــــــ یہ بھی ممکن تھا کہ یہودی و عیسائی اور آتش پرست مونچھیں پست کرنے لگتے اور داڑھیاں بڑھانے لگتے ـــــــ مگر آجتک ان لوگوں میں کوئی ایسی صورت نظر نہ آئی ـــــــ اگر داڑھیاں بڑھی ہوئی ملیں گی تو ساتھ ہی مونچھیں بھی بڑھی ہوئی ملیں گی ـــــــ وہ دینِ فطرت کی روش کو نہیں اپنا سکتے کہ ان کے مزاج کی اٹھان غیر فطری ہے ـــــــ دینِ فطرت کی باتیں وہی قبول کرے گا جو فطرت کی ڈگر پر آجائے گا۔

بلاشبہ اسلام نہیں چاہتا کہ معاشرے میں کوئی بھی مسلمان فطرت کے خلاف بغاوت کرے ـــــــ اس کو ایسی بغاوتیں اچھی نہیں لگتیں جو ہمارے لئے اچھی نہیں ـــــــ وہ اپنی ذات سے تو بے نیاز ہے ـــــــ اس کو جو کچھ اچھا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے اچھا لگتا ہے ـــــــ اور جو کچھ بُرا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے بُرا لگتا ہے ـــــــ اس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے قربان! سبحان اللہ!

تو آیئے دیکھیں، تقاضائے فطرت کی روشنی میں اسلام ہم سے ہمارے لئے کیا چاہتا ہے ـــــــ اور ہمارے آقا و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فطرت سے آمادۂ پیکار ہونے والوں کے لئے کیا فرما رہے ہیں ـــــــ سنو سنو! وہ کیا فرما رہے ہیں :-

Marfat.com

(ا) لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ [1]

"اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع اختیار کریں"

(ب) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْھُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ [2]

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو"

(ج) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ [3]

---

[1] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۴

(ب) ترمذی شریف : ، ص ۳۹۶

(ج) نسائی شریف : (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۱)

(د) ابوداؤد شریف : ، ص ۱۱۴

[2] بخاری شریف : ج ۲ ، ص ۸۷۴

[3] نسائی شریف : (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۲)

Marfat.com

" رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا پہناوا پہنے "

(د) لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ [1]

" عورتوں میں وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردوں جیسی بنے اور نہ مردوں میں سے وہ مرد ہم سے ہے جو عورتوں جیسا بنے "

(ھ) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِيْ الرِّجَالِ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ الحدیث [2]

" رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان زنانے مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی صورت بنائیں اور ان مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردانی شکل بنائیں "

(و) ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ [3]

---

[1] احمد بن حنبل : مسند ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۲)

[2] ایضاً

[3] ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۳)

Marfat.com

"تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے، دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا دھنی"

(س) ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّيُّوْثُ [1]

"تین شخصوں پر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان، مردوں کی وضع بنانیوالی مردانی عورت اور دیّوث"

(ج) اَرْبَعَةٌ يُصْبِحُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيُمْسُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [2]

"یہ چار اشخاص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں، شام کریں تو اللہ کے غضب میں ——— زنانی وضع اختیار کرنیوالے مرد اور مردانی وضع اختیار کرنیوالی عورت ——— الخ"

اور وہ چار شخص جن پر اللہ تعالےٰ عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور فرشتے آمین کہتے ہیں ——— ان چار شخصوں میں دو یہ ہیں:

---

[1] نسائی شریف (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

[2] البیہقی، احمد بن حسین بن علی، شعب الایمان (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

Marfat.com

(ط) رَجُلٌ جَعَلَهُ اللهُ ذَكَرًا فَاَنَّثَ نَفْسَهٗ وَ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ وَامْرَاَةٌ جَعَلَهَا اللهُ اُنْثٰى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [1]

" وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور مادہ بنے، عورتوں کی وضع اختیار کرے اور وہ عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے اور مردانی وضع اختیار کرے "

ان تمام احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو پسند نہیں کہ انسان فطرت کے خلاف کوئی روش اختیار کرے، خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی —— اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہے —— اگر دیکھا جائے تو داڑھی مونڈنا بھی ایک طرح مجازی طور پر اپنے آپ کو عورتوں کی مثل بنانا ہے —— تو پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ساری حدیثیں ہمارے افکار و اعمال کی نشاندہی کر رہی ہوں ؟

ایک حدیث سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تمام احادیث ہمارے فکر و عمل کی غماز ہیں —— اس حدیث شریف میں بالوں کی غیر فطری تراش و خراش کرنے والے کو بھی رحمتِ الٰہی سے محروم قرار دیا ہے —— سنئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں :-

---

[1] طبرانی شریف ۔ (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۴۴)

مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ [1]

"جو اپنے بالوں کو صورت سے بے صورت بنا دے، اللہ عزوجل کے ہاں اس کا کچھ حصہ نہیں"

یہاں پر ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے، شریعت اسلامی میں مسلم یا غیر مسلم مقتول کا مُثلہ بنانا یعنی ہاتھ، پیر اور ناک، کان کاٹنا اور صورت سے بے صورت کرنا حرام ہے، تو اگر مقتول کے داڑھی ہو تو اس کا مونڈنا بھی شرعاً حرام ہوگا کہ یہ عمل مُثلہ بنانے کے حکم میں ہے، احترام انسانیت اور تقاضائے فطرت کے پاس و لحاظ کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو گی؟

---

[1] طبرانی کبیر، (بحوالہ لمعۃ الضحٰی، ص ۴۰)

Marfat.com

۷

پچھلے اوراق میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ داڑھی مونڈنا اللہ کے حکم کے خلاف ہے ——— حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل وارشاد کے خلاف ہے ——— اور فطرتِ سلیمہ کے خلاف ہے ——— اور ایک بات اور توجہ کے قابل ہے کہ داڑھی مونڈنا شیوۂ اغیار ہے ——— آج تو یہ حقیقت ہمارے سامنے ہے، کسی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں ——— لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی یہی حال تھا جو اب حال ہے ——— ذرا ان تاریخی شواہد کو ملاحظہ فرمائیں :-

(ا) ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ اِنَّھُمْ یُوَفِّرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَیَحْلِقُوْنَ لِحَاھُمْ فَخَالِفُوْھُمْ [۱]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے آتش پرستوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں

---

[۱] (ا) شعب الایمان ، (بحوالہ لمعۃ الضحٰے ، ص ۲۸)

(ب) طبرانی کبیر ، (ایضاً ،ص ۲۸)

Marfat.com

مونڈتے ہیں، تم ان کے خلاف کرو۔"

(ب) اَلْاَخْذُ مِنَ اللِّحْيَةِ وَهِيَ دُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ وَاَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْيَهُوْدِ وَالْهُنُوْدِ وَبَعْضِ اَجْنَاسِ الْاَفْرَنْجِ الخ[1]

"جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو پھر اس میں سے مزید کچھ لینا، جس طرح بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں، کسی کے نزدیک پسندیدہ نہیں اور پوری داڑھی مونڈ دینا تو یہ ایرانی آتش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا شیوہ ہے۔"

(ج) قَصُّ اللِّحْيَةِ كَانَ مِنْ صَنِيْعِ الْاَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَالْاَفْرَنْجِ وَالْهُنُوْدِ وَمَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ الخ[2]

" داڑھی مونڈنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت سے کافروں کا شعار بن گیا ہے جیسے فرنگی، ہندو اور وہ لوگ جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں "

---

[1] (ا) ابن ہمام، محمد بن عبدالواحد السیواسی: فتح القدیر : ج ۲، ص ۷۷

(ب) ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد: البحر الرائق (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۳۲)

[2] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: لمعات شرح مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۷

(د) وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُوْنَ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ وَاَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ هُنُوْدِ الْهِنْدِ وَالْمَجُوْسِ[1]

" اور مقدار ایک مشت سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور مخنّث مرد کرنے لگے ہیں، کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اور ساری داڑھی منڈانا تو ہندوستان کے ہندوؤں اور ایران کے مجوسیوں کا فعل ہے "

(ھ) وَقَصُّ اللِّحْيَةِ كَانَ مِنْ سُنَنِ الْاَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْاِفْرَنْجِ وَالْهُنُوْدِ وَمَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ[2]

" اور داڑھی مونڈنا ایرانیوں کا شیوہ ہے اور آج تو وہ بہتیرے مشرکوں، انگریزوں اور ہندوؤں کا طریقہ ہوگیا ہے اور وہ ان لوگوں کا شعار بن گیا ہے جن کو دین سے کوئی سروکار نہیں "

مندرجہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا مسلمانوں کا

---

[1] محمد علاؤالدین حنفی الحصکفی ، در المختار فی شرح تنویر الابصار (بحوالہ المعتہ الضحیٰ، ص ۳۲)

[2] (ا) طیبی شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ، ص ۳۳)

(ب) علی قاری ، ملا ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ص ۳۳)

(ج) عبدالحق دہلوی : لمعات شرح مشکوٰۃ ، (ایضاً ص ۳۳)

Marfat.com

شیوہ نہیں بلکہ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، فرنگیوں اور ہندوؤں کا شیوہ رہا ہے ـــــ ظاہر ہے یہ لوگ اسلام کی نظر میں اللہ کے دوست نہیں بلکہ اس کے دوست ہیں جو اللہ کے مدِّمقابل آیا اور دھتکارا گیا ـــــ اس بدبختی اور بدنصیبی کے بعد اس نے اولادِ آدم سے انتقام لینے کی ٹھان لی کیونکہ آدم (علیہ السلام) نہ ہوتے تو سجدے کے لئے نہ کہا جاتا اور سجدے کے لئے نہ کہا جاتا تو یہ آفت نہ آتی ـــــ اس لئے ابلیس کی نظر میں اس کی بدبختی کے ذمہ دار آدم (علیہ السلام) تھے ـــــ اس نے جوشِ انتقام میں جو کچھ کہا قرآن نے بڑی کراہیت کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے ـــــ ارشاد ہوتا ہے :-

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ
نَصِيبًا مَّفْرُوضًا [1]

"اللہ نے اس پر لعنت کی چونکہ اس نے یہ کہا تھا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اپنا لگا بندھا حصہ ضرور لونگا۔"

خدا وہ روزِ سیاہ نہ دکھائے کہ ہمارا احباب کتاب ابلیسِ لعین کے حصے میں آئے، آمین! ـــــ ابلیس نے اسی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ یہ بھی صاف صاف اعلان کیا :-

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ص ۱۱۸

Marfat.com

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ [1]

"بے شک میں ان کو حکم دونگا (تو وہ میرے حکم پر) اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں بگاڑیں گے (ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں) کہ جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر ابلیس کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اس نے سراسر نقصان ہی نقصان اٹھایا (ابلیس ان کو) امیدیں دلاتا ہے اور وہ ان کو امیدیں اور وعدے کیا دلاتا ہے نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی چیز کو ابلیس کے اشارے پر اس کے چاہنے والوں اور فرمانبرداروں نے بگاڑا، داڑھی مونڈنا بھی تصویر کا بگاڑنا ہی ہے اور جیسا کہ عرض کیا گیا یہ کام پہلے پہل یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے کفار و مشرکین نے کیا ——— اللہ تعالےٰ نے پوری انسانیت کے لئے ایک راہ متعین کی جس کو ہر عہد اور زمانے میں "اسلام" کے نام سے یاد کیا گیا اور ہر قوم کو حکم دیا گیا کہ اسی راہ پر چلے مگر پھر بھی لوگوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کیں ——— یہ وہی راہیں تھیں جو ابلیس نے متعین کیں اور مخلوقِ الٰہی کو گمراہ کیا،

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ النساء، ص ۱۱۹

Marfat.com

اسی لئے قرآن نے اللہ کے سچے بندوں کو ابلیس کے چلن پر چلنے سے روکا ہے

——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے :-

(ا) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ [1]

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ——— جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلا تو وہ بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے ———"

(ب) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٥ [2]

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، اس میں کوئی شک نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"

قرآن کا یہ فرمان کہ اُدْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً (اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ) صاف صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النور ، ۲۱

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۲۰۸

Marfat.com

کہ دینِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کچھ باتیں اللہ کی مان لی جائیں اور کچھ ابلیس کی —— یہ دوہری اطاعت اور دوہری وفاداری عقل و دانائی کے بھی خلاف ہے —— ایک ملک میں دو بادشاہوں کا حکم نہیں چل سکتا چہ جائیکہ بادشاہ اور اس کے باغی کا حکم ساتھ ساتھ چلے!

لیکن افسوس ہمارے بعض بادشاہوں اور شاعروں نے مسلم معاشرے کو باغیانہ فکر دیا، جس نے مزاجوں کو مسموم کر دیا —— ایک شاعر کہتا ہے ؎

خط کے آنے سے ہوا معلوم جانا حسن کا
نوخطوں نے اب نکالا پیش خانہ حسن کا

شعائرِ اسلام کا مذاق اڑایا، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتایا گیا اور سب نے ٹھنڈے دل سے سُنا اور خاموشی سے تماشا دیکھا —— کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ ٹوکتا —— شاعر کے لئے چہرۂ بے ریش ہی گہوارۂ حسن و جمال ہے —— داڑھی کیا نکلی گویا حسن و جمال کا سارا بکھیڑا ابھیل گیا —— سبحان اللہ! اس معیارِ حسن پر ماتم کیجئے جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک مختصر سی داڑھی کی نذر ہو گیا —— انگریزی شاعر کیٹس نے کیا خوب کہا ہے :-

"حُسن، صداقت ہے —— اور صداقت حسن ہے، دنیا میں رہ کر یہی ہمیں جاننا چاہیئے اور اسی کی ہم کو ضرورت ہے"

Marfat.com

ہاں جس طرح سچائی کو زوال نہیں اسی طرح حسنِ حقیقی کو بھی زوال نہیں
یہ وہ جمال ہے جو پسندیدہ جمیل ہے —— اَللّٰہُ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ——

چنانچہ قرآن میں جہاں ابلیس کی چال چلنے والوں اور اس کی امیدیں اور دعووں سے لَو لگانے والوں کے لئے یعنی حسنِ حقیقی سے روگردانی کرنیوالوں کے لئے یہ وعید ہے :۔

اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ز وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا مَحِیْصًا ہ [1]

" یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ اس سے بچ نکلنے کی جگہ نہ پائیں گے "

وہاں اللہ و رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے چاہنے والوں اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں یعنی حسنِ حقیقی کے پرستاروں کے لئے یہ خوشخبری اور بشارت بھی ہے :۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۲۱

قِيلًا ۝ ؎

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے بھلے کام کئے
تو ہم ان کو ایسے باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں
بہہ رہی ہیں، یہ لوگ یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا یہ وعدہ
سچا ہے اور کون ہے جس کی بات اللہ سے زیادہ سچی ہو؟"

؎ القرآن الحکیم ، سورۃ النسار ، ۱۲۲

Marfat.com

۸

کبھی کبھی دل یہ سوال کرتا ہے کہ جب داڑھی اسلام کی عظیم نشانی ہے اور پہلے پہل غیر مسلم اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین نے اس نشانی کو مٹایا تو آخر ہم اس کو کب سے مٹانے لگے اور کیوں مٹانے لگے؟ —— ہم نے صدیوں اس نشانی کی حفاظت کی، پھر یہ خود بخود کیا ہوا کہ اپنے ہاتھوں اپنی نشانیاں فنا کرنے لگے؟ —— آخر یہ انقلاب آیا تو کیسے آیا؟ —— یہ آفت آئی تو کیونکر آئی؟ —— ؎

متاعِ راحت و شادیٔ ما بغارت داد
چہ فتنہ بود کہ ناگہ درآمد از درِ ما

سوال بڑا معقول ہے —— ایک ولیِ کامل حضرتِ ابوبکر ورّاق علیہ الرحمہ سے اس سوال کا بصیرت افروز جواب سنئے! —— آپ فرماتے ہیں :-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ، اَلْعُلَمَآءُ وَالْاُمَرَآءُ وَالْفُقَرَآءُ فَاِذَا فَسَدَ الْعُلَمَآءُ فَسَدَ الطَّاعَۃُ وَالشَّرِیْعَۃُ وَاِذَا فَسَدَ الْاُمَرَآءُ فَسَدَ الْمَعَاشُ وَاِذَا فَسَدَ الْفُقَرَآءُ فَسَدَ الْاَخْلَاقُ [۱]

---

[۱] علی ہجویری : کشف المحجوب، (مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۳ء)، ص ۱۱۴

Marfat.com

"تین قسم کے لوگ ہیں علماء، امراء اور فقراء ـــــ جب علماء میں تباہی آتی ہے تو بندگی اور شریعت کی پابندی دونوں ڈانواڈول ہو جاتے ہیں ـــــ جب امراء میں تباہی آتی ہے تو لوگوں کی گزر بسر اور معاش میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور جب فقراء میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اخلاق غت ربود ہو کر رہ جاتے ہیں۔"

بادشاہوں اور وزیروں کی تباہی ظلم سے ہوتی ہے، لالچ و حرص سے علماء تباہ ہوتے ہیں اور ریاء و نام و نمود سے فقراء خاک میں مل جاتے ہیں ـــــ جب تک بادشاہ، وزیر، علماء سے منہ نہیں موڑتے، تباہ نہیں ہوتے ـــــ اور جب تک علماء، بادشاہوں اور وزیروں کی صحبت سے دور رہتے ہیں، تباہ نہیں ہوتے اور جب تک فقراء، نام و نمود کی خواہش سے دور رہتے ہیں، تباہ نہیں ہوتے۔

اگر تاریخ اسلام کو پڑھا جائے (خصوصاً اس صدی کی تاریخ کو) تو ہمیں بہت سے ایسے علماء ملیں گے جن کی تباہی نے افرادِ ملت کے دلوں سے بندگی کی لذت چھین لی اور شریعت و طریقت کا باغی بنا دیا ـــــ سچ کہا ہے کہ ساری مخلوقِ الٰہی کی تباہی، بربادی علماء، امراء اور فقراء کی تباہی میں مضمر ہے ـــــ۔

Marfat.com

۹

داڑھی کو اللہ نے پسند کیا، اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پسند کیا، اس کے فرشتوں نے پسند کیا ——— اور پھر صحابہ نے سینہ سے لگایا، چاروں اماموں نے اس کی حرمت کا اعلان کیا ——— بزرگوں نے اپنے چہروں کو اس سے زینت بخشی ———

پہلے اوراق میں اللہ جل مجدہ اور اس کے رسولِ کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کے احکام وارشادات بیان کئے گئے ——— اب کچھ فرشتوں کی باتیں سن لیں، پھر ائمہ اربعہ اور بزرگوں کی باتیں سنائیں گے :-

(ا) قَدْ ذُکِرَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَقْسِمُوْنَ وَالَّذِیْ زَیَّنَ بَنِیْٓ اٰدَمَ بِاللُّحٰی [1]

"بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالے کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اولادِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی"

(ب) اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً تَسْبِیْحُھُمْ سُبْحٰنَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ

---

[1] ابوحامد محمد بن محمد الغزالی : احیاء علوم الدین ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۳)

Marfat.com

بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالْقُرُوْنِ [1]

"بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جو اس طرح اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور عورتوں کو زلفوں سے"

آسمان و زمین میں داڑھی کی یہی قدر و منزلت تھی جس نے صحابہ کو اس کا آرزومند بنایا —— شریح قاضی جو حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قاضی تھے، ان کی پیدائشی داڑھی نہ تھی جس سے وہ بہت رنجیدہ رہتے تھے اور کبھی کبھی عالمِ حزن و یاس میں فرمایا کرتے تھے:۔

"میری آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی" [2]

اسی طرح احنف بن قیس جو مشہور تابعی ہیں وہ پیدائشی طور پر اس نعمت سے محروم تھے، ان کے دوست احباب کہتے تھے:۔

"اگر بیس ہزار میں بھی داڑھی ملتی تو احنف کیلئے خرید لیتے"

---

[1] ابو حامد محمد بن محمد غزالی : کیمیائے سعادت ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۰)

[2] لمعۃ الضحیٰ : (مطبوعہ لاہور) ص ۲۴

[3] ایضاً : ص ۲۴

Marfat.com

۱۰

فقہِ اسلامی کے چاروں اماموں نے داڑھی منڈانا حرام لکھا ہے اور داڑھی رکھنا واجب ـــــ کوئی ایسا نہیں جس کا ذرہ برابر منڈانے کی طرف جھکاؤ محسوس ہو ـــــ ہر مسلکِ فکر نے اس کا احترام کیا ہے اور اس کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا ہے۔

(ا) امام محمد فرماتے ہیں :-

وَكَذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِہٖ [1]

"اور اسی طرح مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے"

(ب) فقہِ حنفی کی کتاب درِ مختار میں ہے :-

يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِہٖ [2]

"مرد کے لئے داڑھی منڈانا حرام ہے"

(ج) فقہِ شافعی کی کتاب شرح العباب میں ہے :-

قَالَ الْاَذْرَعِيُّ الصَّوَابُ تَحْرِيْمُ حَلْقِهَا جُمْلَةً

---

[1] کتاب الآثار ، (بحوالہ میرٹھی ، داڑھی کی قدر و قیمت ، میرٹھ ، ص ۲۱)

[2] در المختار شرح تنویر الابصار ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۳۴)

Marfat.com

بِغَيْرِ عِلَّةٍ وَقَالَ ابْنُ الرَّافِعِ اِنَّ الشَّافِعِيَ نَصَّ فِي الْاُمِّ بِالتَّحْرِيْمِ [1]

" امامِ اذرعی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ بلاضرورتِ شدیدہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور امام ابنِ رافع کہتے ہیں کہ کتاب " امّ " میں خود امامِ شافعی نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کی ہے "

(ھ) فقہ مالکیہ کی کتاب " الابداع " میں ہے :-

مَذْهَبُ السَّادَةِ الْمَالِكِيَّةِ حُرْمَةُ حَلْقِ اللِّحْيَةِ وَكَذَا قَصُّهَا اِذَا يَحْصُلُ بِهٖ مُثْلَةٌ [2]

" حضراتِ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اسی طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے جب کہ اس سے صورت بگڑ جائے "

(و) موطا امامِ مالک میں ہے :-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَشَارِبِهٖ [3]

" ابنِ عمر حج یا عمرہ کرتے وقت جب سر منڈایا کرتے تھے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں سے بھی لیا کرتے تھے "

---

[1] سید جمال الدین عبداللہ بن محمد الحسینی ، شرح العباب (بحوالہ میرٹھی ، داڑھی کی قدروقیمت ، میرٹھ ، ص ۲۱)

[2] الابداع فی مضار الابتداع ، (بحوالہ ظاہر شاہ ، داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، مدین ، ص ٦٧)

[3] امام ابوعبداللہ مالک بن انس ، موطا امام مالک ، مطبوعہ دہلی ، ص ۱۵۵

Marfat.com

(س) فقہ حنبلی کی کتابوں شرح المنتھی اور شرح منظومۃ الادب میں ہے :۔

اَلْمُعْتَمَدُ حُرْمَۃُ حَلْقِھَا وَ مِنْھُمْ مَنْ صَرَّحَ بِالْحُرْمَۃِ وَلَمْ یَحْکِ خِلَافًا کَصَاحِبِ الْاِنْصَافِ[1]

" معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور بعض علماء مثلاً مؤلفِ انصاف نے حرمت کی تصریح کی ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا "

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فقہِ اسلامی کے چاروں امام اس پر متفق ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام ہے جو اماموں کی تقلید نہیں کرتا، اس کے لئے قرآن و حدیث کا ارشاد کافی ہے ——— تاریخ شہادت دیتی ہے کہ دورِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سے دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ تبع تابعین اور اس کے بعد کے ادوار میں گزشتہ تیرہ سو برس میں کسی ولی، صوفی، عالم، حافظ، قاری نے داڑھی کو صاف نہیں کرایا بلکہ عامۃ المسلمین میں اس کو حسن و جمال کی نشانی سمجھا جاتا تھا ——— ہاں چودھویں صدی کے آغاز سے انقلابات آئے اور ان آنکھوں نے بہت کچھ دیکھا۔

عرض کیا جاچکا ہے کہ داڑھی کو اگر صاف کرایا ہے تو یہودیوں نے عیسائیوں نے، مجوسیوں نے، دہریوں نے اور ہندوؤں نے ——— اب یہ ہر مسلمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا دامن

---

[1] (ا) شرح المنتھی۔ (بحوالہ ظاہر شاہ، داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں، مدین، ص ۷)

(ب) شرح منظومۃ الادب (بحوالہ مذکورہ)

Marfat.com

وابستہ کرنے کے بعد کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ وہ راہ اختیار کرے جو خدا اور رسول کے دشمنوں نے اختیار کی ——— عقل بھی یہی کہتی ہے اور دل بھی یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کرنا چاہئے ——— محبت ہوتے ہوئے دشمن محبوب کی چال پر چلنا ناممکن ہے ——— تو جو بھی چلا، غیر شعوری طور پہ چلا ——— دیکھا دیکھی چلا ——— اس کو خبر نہیں کہ اس نے کیا کیا اور وہ کیا کر رہا ہے؟ ——— خبر ہوتی تو کیوں کرتا؟ ——— محبت ہوتے ہوئے اغیار کی راہ پر چلنا ناممکن ہے ——— ہاں محبوب کی راہ پر چلنا آسان ہے ——— یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے ——— مگر افسوس ہم نے آسان کو مشکل بنا دیا اور مشکل کو آسان ع

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں!

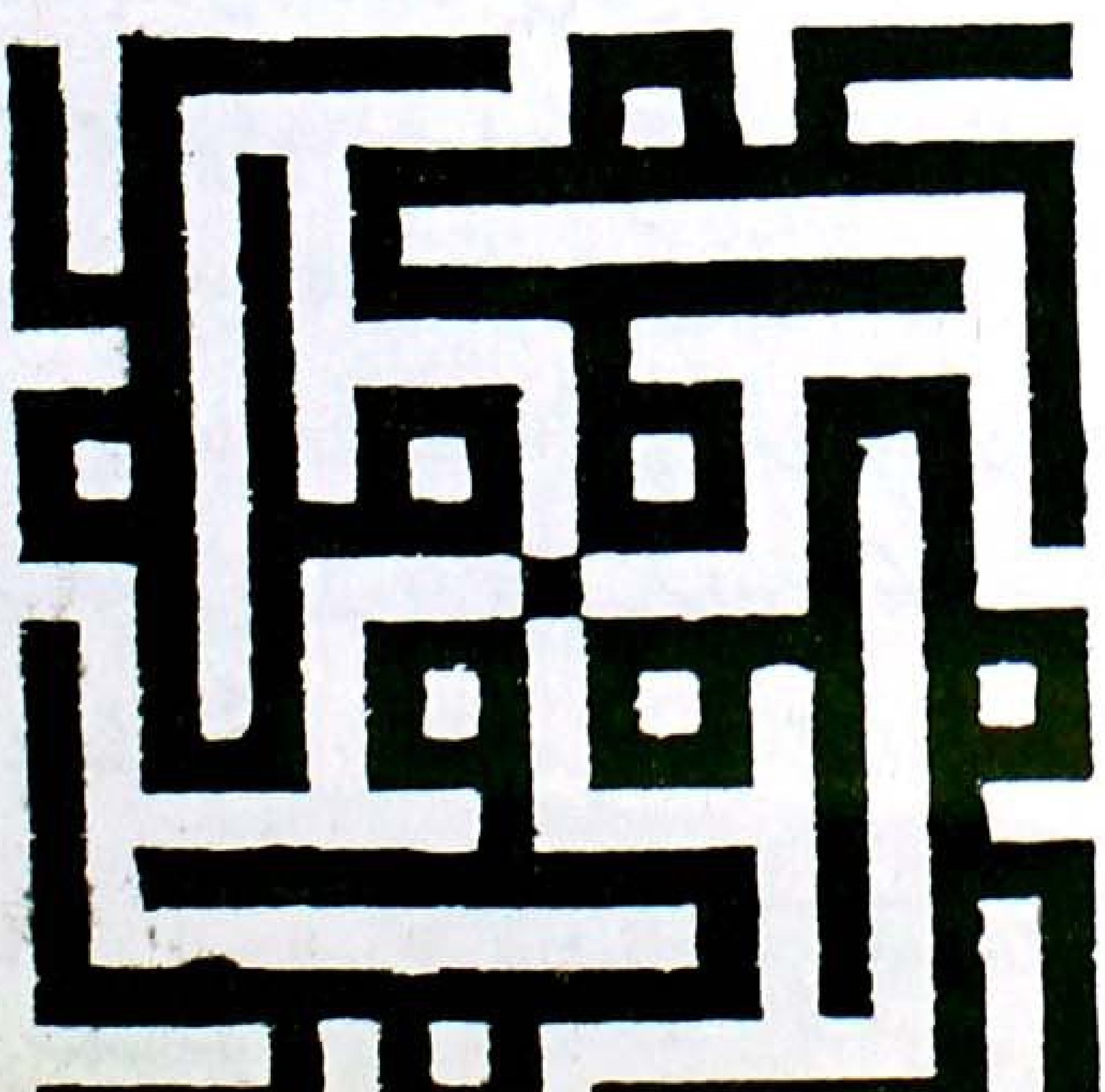

Marfat.com

١١

یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ داڑھی کا حکم عرشِ بریں سے آیا، اس کے فرشتوں نے آسمان کی بلندیوں میں اس کا چرچا کیا، اس کے رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عمل کر کے اپنے متوالوں کو طاعت و بندگی کا سلیقہ بتایا ——— پھر اہلِ بیتِ اطہار نے عمل کیا، صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے عمل کیا، تابعین نے عمل کیا، تبع تابعین نے عمل کیا ——— الغرض عمل کا یہ سلسلہ آج تک ختم نہ ہوا ——— ہاں پوچھنے والا یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس رؤف و رحیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس کا کوئی پیمانہ بھی متعین فرمایا؟ ———

شریعت میں کوئی چیز بے پیمانہ نہیں ——— ہر چیز کا ایک پیمانہ ہے ——— ہر چیز کی ایک حد ہے ——— کوئی چیز لامحدود اور غیر معین نہیں کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [1] ——— وہ ہمارے لئے آسانیاں چاہتا ہے، دشواریاں نہیں ——— يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [2] ——— وہ

---

[1] القرآن الحکیم ، آلِ عمران ، ٢٨٦

[2] ایضاً ، البقرہ ، ١٨٥

Marfat.com

اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے ——— كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ [1]

——— بیشک اس نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا تو کوئی پیمانہ بھی بنایا ہو گا ——— !

شریعت نے کوئی ایسی بڑی ذمہ داری عائد نہیں کی جو خلافِ فطرت ہو اور فطرتِ انسانی پر گراں ہو ——— جو فرض عائد کیا گیا وہ تقاضائے فطرت ہے بلکہ عینِ فطرت، کہ اسلام دینِ فطرت ہے ——— لمبی چوڑی داڑھی کی ضرورت نہیں ——— صرف ایک مشت کافی ہے جو ظاہری و معنوی حسن و جمال کو دو بالا اور شوکت و صولت کو دو چند کرتی ہے ———

یہ بات سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیتِ کرام اور صحابہ عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے عمل سے ثابت ہے ——— اس پیمانے سے کم کسی سے ثابت نہیں ——— ہاں ہم گنہ گاروں کے عمل سے ضرور ثابت ہے، ثبوت و محبت کے لئے ہمارا عمل، عقل و دل دونوں کے لئے ہیچ ہے ———

آئیے! تاجدارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں اور آپ کو ایک نظر بھر کے تو دیکھیں ——— مگر کسی کی تاب ہے کہ نظر بھر کے دیکھے؟ ع

پامال اِک نظر میں ثبات و قرار ہے!

---

[1] القرآن الحکیم، الانعام، ۱۲

تو پھر ان کے پاس چلیں جو دیدار سے مشرف ہو چکے ہیں ــــــ سُنو! وہ کیا کہتے ہیں :-

(۱) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ مِنْ طُوْلِہَا وَمِنْ عَرْضِہَا[1]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے"

سیّد علی زادہ، شرح شرعۃ الاسلام میں لکھتے ہیں :-

(وَکَذٰلِکَ اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ فَاِنَّہٗ) اَیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (کَانَ یَاْخُذُ مِنْ عَرْضِہَا وَطُوْلِہَا) اِذَا زَادَ عَلٰی قَدْرِ الْقُبْضَۃِ (وَ) کَانَ یَفْعَلُ (ذٰلِکَ الْاَخْذَ فِی الْخَمِیْسِ اَوِ الْجُمُعَۃِ) وَلَا یَتْرُکُہٗ مُدَّۃً طَوِیْلَۃً فَوْقَ الْاُسْبُوْعِ[2]

"(اور یونہی لبیں پست کرنا اور داڑھی بڑھانا ہے کیونکہ آپ) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے) جبکہ ریش مبارک مُٹھی بھر سے زائد ہوتی (اور) یہ

---

[1] ترمذی شریف، ج ۲، ص ۳۹۴

[2] سید علی زادہ، شرح شرعۃ الاسلام، ج ۱، ص ۲۹۸

Marfat.com

(یعنی ریش مبارک سے لینے کا عمل جمعرات یا جمعہ کو) کیا کرتے تھے
اور زیادہ سے زیادہ تاخیر ایک ہفتہ کی ہوا کرتی تھی۔"

(ب) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

كَانَتْ لِحْيَتُهُ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا،
وَ اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ [۱]

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی (یہ کہتے ہوئے حضرتِ انس نے اپنے دونوں رخساروں پر ہاتھوں کو پھیرا)"

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک غیر معمولی لمبی ہوتی تو حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوپر سے نیچے کی طرف اشارہ فرماتے لیکن آپ نے ایسا نہ کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریش مبارک سینہ کے اوپر ہی پھیلی ہوئی تھی چنانچہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے :-

(ج) كَثُّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ [۲]

"گھنی داڑھی جس سے سینہ مبارک بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا"

یہاں بھی یہ نہ کہا گیا کہ ریش مبارک، شکم مبارک پر پھیلی ہوئی تھی — یک مشت داڑھی ہی سینے پر پھیلتی ہے — غیر معمولی داڑھیاں سینے

---

[۱] لمعۃ الضحیٰ ، ص ۱۹

[۲] عیاض بن موسیٰ ، القاضی ابوالفضل ، کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ، ج ۱ ، ص ۳۸

Marfat.com

سے شکم تک جا پہنچتی ہیں۔

بعض اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے، اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آثار و اخبار قابلِ توجہ ہیں:-

(ا) وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ خُذُوا مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ [1]

"حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے، مشت سے زیادہ کاٹ دو"

(ب) وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ قُبْضَتِهٖ جَزَّهٗ [2]

"حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، مٹھی سے زیادہ ہوتی، کتر دیتے"

(ج) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ [3]

---

[1] محی الدین عبدالقادر : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۶ھ ، ص ۱۴

[2] ایضاً : ص ۱۴

[3] آثارِ ابوحنیفہ : (بحوالہ فتح القدیر للعلامہ ابن الہمام ، مطبوعہ مصر ، ج ۲ ، ص ۷۶، ۷۷)

Marfat.com

" حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما داڑھی کو مٹھی میں لیتے پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی، کتر ڈالتے "

(د) عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ سَالِمٍ الْمُقْنَعِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ ؎۱

" مروان بن سالم المقنع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیا، پھر مٹھی سے زیادہ کاٹ لی "

(ھ) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَاْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ ؎۲

" ابوزرعہ کہتے ہیں کہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی کاٹ دیتے "

بہرکیف مندرجہ بالا اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک کو طول و عرض میں لیا کرتے تھے، ریش مبارک گھنی تھی اور سینہ بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا اور صحابہ کرام ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے اس لئے فقہائے کرام نے ایک مشت داڑھی کو مسنون لکھا ہے :-

---

؎۱ ابوداؤد ونسائی ، (بحوالہ فتح القدیر، ص ۷۶، ۷۷)

؎۲ بخاری شریف ، (بحوالہ مذکورہ، ص ۷۶، ۷۷)

Marfat.com

(ا) وَالسُّنَّةُ قَدْرُ الْقُبْضَةِ فَمَا زَادَ قَطَعَهٗ [1]

"ایک مشت داڑھی ہی سنت ہے، اس سے جو زائد ہو اسے کاٹ دیا جائے۔"

(ب) اَلسُّنَّةُ فِيْهَا الْقُبْضَةُ [2]

"ایک مشت داڑھی مسنون ہے۔"

(ج) وَلَا يَفْعَلُ لِتَطْوِيْلِ اللِّحْيَةِ اِذَا كَانَتْ بِالْقَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَهُوَ الْقُبْضَةُ [3]

"داڑھی کو لمبائی سے نہ لے جب کہ وہ سنت کے مطابق ہو ــــــ اور سنت کے مطابق داڑھی ایک مشت ہے۔"

حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

(د) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ لِحْيَتَهٗ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ [4]

"ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب حج کرتے یا عمرہ کرتے (تو دیکھا گیا) کہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، جتنی زائد ہوتی، کاٹ دیتے۔"

---

[1] ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد : البحر الرائق (بحوالہ "داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں"، ص ۴۸)

[2] درالمختار (بحوالہٗ مذکورہ)

[3] ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الهدایه ، ج ۱ ، ص ۲۲۱

[4] صحیح بخاری ، ج ۲ ، ص ۸۷۵

Marfat.com

(ھ) عنایہ میں ہے :-

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ وَ یَقْطَعُ مَا وَرَاءَ الْقَبْضَۃِ[1]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیکر جتنی زیادہ ہوتی، کاٹ دیتے۔"

(و) حضرتِ امامِ محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا سنت ہے، آپ فرماتے ہیں :-

وَالسُّنَّۃُ فِیْہَا الْقُبْضَۃُ وَھُوَ اَنْ یَّقْبِضَ

الرَّجُلُ لِحْیَتَہٗ فَمَا زَادَ مِنْہَا عَلٰی قُبْضَۃٍ

قَطَعَہٗ[2]

"داڑھی ایک مشت ہی سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے مٹھی سے جتنی داڑھی باہر نکل آئے اس کو کاٹ دے۔"

لیکن ایک مشت ہوتے ہوئے داڑھی کاٹنا شرعاً حرام ہے :-

(ز) تَقْصِیْرُ اللِّحْیَۃِ مِنْ قَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَھُوَ الْقُبْضَۃُ

حَرَامٌ[3]

---

[1] محمد بن محمود البابرتی ، عنایہ علی الہدایہ ، ج۲ ، ص ۷۶

[2] کتاب الآثار ، (بحوالہ "داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، ص ۴۸)

[3] البحر الرائق ، (بحوالہ مذکورہ)

Marfat.com

" داڑھی اگر سنت کے مطابق ایک مشت ہے تو پھر اس میں سے کاٹنا حرام ہے "

کیونکہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا مسلمانوں کے شعار میں نہیں بلکہ شعارِ اغیار ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے :۔

(ب) اَلْاَخْذُ مِنْ دُوْنِ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقُبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَ مُخَنَّثَۃِ الرِّجَالِ الخ [1]

" ایک مشت سے کم داڑھی ہو تو اس میں سے لینا ایسا ہی ہے جیسے بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں "

ہاں ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹنا واجب ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے :۔

(ج) وَصُرِّحَ فِی النِّھَایَۃِ بِوُجُوْبِ قَطْعِ مَا زَادَ عَلَی الْقُبْضَۃِ [2]

" اور نہایہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو تو اس کا کاٹنا واجب ہے "

یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ داڑھی تو ایک مشت ہے لیکن اس کو دھاگہ سے باندھ لیا گیا ہے جیسا کہ سندھ، بلوچستان اور راجپوتانہ کے بعض قبائل کرتے ہیں تو ایسا کرنا بھی شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حدیث میں آیا ہے :۔

---

[1] فتح القدیر ، ج ۲ ، ص ۷۷

[2] درالمختار ، (بحوالہ " داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں " ص ۶۳)

Marfat.com

إِنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ ـــــ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيْءٌ مِّنْهُ [1]

"جس نے اپنی داڑھی کو باندھ لیا پس بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بے تعلق و بیزار ہے"

بعض جواں سال علماء اس شرم سے کہ چھوٹی سی عمر میں بڑی سی داڑھی ـــــ اپنی داڑھی کو مسوس مسوس کر ٹھوڑی کے نیچے سمیٹتے رہتے ہیں اور اعفاءِ خفی کو اعفاءِ جلی پر ترجیح دیتے ہیں، تو ایسے حضرات حدیثِ مذکور کے ذیل میں تو نہیں آتے مگر اس حدیث کے ہوتے احتیاط اسی میں ہے کہ داڑھی کو مسوس کر ایسا نہ بنا دیا جائے کہ دیکھنے میں لپٹی ہوئی، بندھی ہوئی اور ایک مشت سے چھوٹی نظر آئے حالانکہ حقیقۃً وہ شریعت کے مطابق ہے مگر اٹھان ہی ایسی ہے کہ چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔

بہرحال شرعاً تو داڑھی ایک ہی مشت ہے لیکن جو لوگ اتنی ہمت نہیں کر سکتے وہ بسم اللہ تو کریں اور اللہ کے لئے جتنی رکھ سکتے ہیں، رکھیں، انشاء اللہ تعالیٰ توفیقِ الٰہی شاملِ حال رہے گی، مگر ایک مشت سے کم داڑھی پر قانع نہ رہنا چاہیے ـــــ ہمتِ بلند تو جنت پر بھی قانع نہیں رہتی ؎

قانع نیم ار بہشت نیز م بخشند!
از بخششِ خاص تا چہ چیز م بخشند

---

[1] نسائی شریف، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۳۰)

امید کہ صرف رونمائی تو شود
جانے کہ بہ روزِ رستخیزم بخشند!

لیکن یہ داڑھی فیشن کی پیروی میں نہ ہو جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی اچانک داڑھیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، پھر اچانک ایک رَو آتی ہے کہ گھٹتی چلی جاتی ہیں ——— تو ایسی موسمی داڑھیوں کو ثواب سے کوئی تعلق نہیں ——— اصل چیز نیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ مَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُهَا (الحدیث) [1]

" اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، ہر شخص جیسی نیت کریگا ویسا ہی پائے گا ——— جس نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول ہی کے لئے سمجھی جائیگی اور جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تو وہ اسی کو پائے گا ——— "

داڑھی کی ساخت کا مسئلہ تو طے ہو گیا، اب مونچھوں کی ساخت کا بھی اندازہ ہو جائے تو اچھا ہے ——— احادیث شریفہ میں مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، بہت سی احادیث پیچھے گزر چکی ہیں ———

---

[1] علی ہجویری ، کشف المحجوب ، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء) ، ص ۶۷

Marfat.com

چند احادیث یہ ہیں :-

(ا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُصُّ شَارِبَهٗ وَيُذْكَرُ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يَقُصُّ شَارِبَهٗ [۱]

"حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مونچھ کم کرتے تھے اور حضرتِ ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔"

(ب) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَجُوْسَ جَزُّوْا لُحَاهُمْ وَوَفَّرُوْا شَوَارِبَهُمْ وَاِنَّا نَحْنُ نَجُزُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِی اللُّحٰی وَهِیَ الْفِطْرَةُ [۲]

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجوس نے اپنی داڑھیاں کٹائیں اور مونچھیں بڑھائیں اور ہم ضرور مونچھیں کٹاتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔"

(ج) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوْا

---

[۱] ترمذی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۱۸

[۲] محمد صالح اویسی : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۳۳

Marfat.com

الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى [1]

" رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں لمبی کرو "

(د) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ شَارِبَهٗ وَيَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا [2]

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں ترشواتے اور فرماتے کہ جو لبوں کو نہ ترشوائے وہ ہم میں سے نہیں "

ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹانے اور کم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس عمل کو فطرتِ انسانی کے عین مطابق قرار دیا ہے ——— اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کمی عرضاً (چوڑائی میں) اور طولاً (لمبائی میں) مطلوب ہے یا عموداً (اونچائی میں) بھی مطلوب ہے ——— ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمی طولاً و عرضاً ہی مطلوب ہے البتہ عموداً اس میں اختلاف ہے کہ اس کی نوعیت کیا ہو ——— اصل بات یہ ہے کہ مونچھوں کے بال چوڑائی اور لمبائی میں اتنے کثرت سے نہ ہوں کہ لبوں سے نکل کر منہ پر آ گریں اور منہ کو تقریباً ڈھانک دیں جیسا کہ اکثر کفار و ہنود اور دوسرے غیر مسلموں کو

---

[1] ایضاً ، ص ۳۲

[2] (ا) زاد المعاد ، ج۱ ، ص ۱۶۱
(ب) سفر السعادہ ، ج۲ ، ص ۳۳۷

Marfat.com

کو دیکھا جاتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے :-

(۱) عن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاً و شاربہ طویل فقال ائتونی بمقص و سواک فجعل السواک علی طرفہ ثم اخذ ما جاوزہ [1]

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا میرے پاس قینچی اور مسواک لاؤ، آپ نے مسواک لبوں پر رکھی پھر اس سے زائد جو بال تھے انہیں کاٹ دیا "

دوسری حدیث میں ہے :-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای رجلاً طویل الشارب یاخذ شفرۃ و سواکاً فیضع السواک تحت الشارب و یقص علیہ [2]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی آدمی کی مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھتے تھے تو قینچی اور مسواک لیتے، پھر مسواک مونچھوں پر رکھ کر باقی کاٹ دیتے "

---

[1] نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، ص ۱۱

[2] ایضاً ، ص ۱۱

Marfat.com

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ احادیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے مراد لبوں کو ترشوانا ہے کیونکہ بعض اوقات جزو بول کر کل مراد لیتے ہیں، روزمرہ کی اصطلاح میں، اگر لبوں کو کاٹا جائے تو اس کو مونچھیں کاٹنا ہی تصور کیا جائے گا ——— اس لئے مونچھوں کو داڑھی کا حصہ قرار دیتے ہوئے[1] مونڈنے کی ممانعت کی گئی ہے :

وَخَرَجَ بِقَصِّہٖ حَلْقُہٗ وَھُوَ مَکْرُوْہٌ وَقِیْلَ حَرَامٌ لِاَنَّہٗ مُثْلَۃٌ[2]

"کاٹنے (قص) کی قید سے، مونڈنا (حلق) خارج ہوا اس لئے مونچھیں مونڈنا مکروہ ہے، بعض کے نزدیک حرام ہے کہ یہ مثلہ ہے" (یعنی خود کو بے صورت بنانا)

چنانچہ حضرتِ امامِ مالک رضی اللہ عنہ مونچھیں منڈانے کو مثلہ کے حکم میں شامل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کو سزا دی جائے :-

وَکَانَ یَرٰی حَلْقَہٗ مُثْلَۃً وَیَاْمُرُ بِاَدَبِ فَاعِلِہٖ[3]

اسلام کے ہر عمل میں مقصد و حکمت کے ساتھ ساتھ حسن و جمال بھی ہے

---

[1] ان الشارب بعض اللحیۃ (بحر الرائق ، ج ۳ ، ص ۱۰)

[2] ملا علی قاری ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، ج ۱ ، ص ۳۰۱

[3] بدر الدین عینی ، عمدۃ القاری ، ج ۴ ، ص ۴۴

Marfat.com

——— اور جمیل وہی ہے جس سے مقصد فوت نہ ہو بلکہ وہ حصولِ مقصد میں معین ہو
——— مونچھوں کی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے اور وہ چہرے کو سنوارنے اور
بگاڑنے میں بڑا دخل رکھتی ہیں، اس لئے شارع علیہ السلام نے داڑھی کے ساتھ
ساتھ اس کی طرف بھی توجہ فرمائی ——— اگر مونچھیں بالکل مونڈ دی جائیں تو
چہرہ کچھ عجیب سا ہو جاتا ہے اور عورتوں سے ایک گونہ مماثلت ہو جاتی ہے جو شارع
علیہ السلام کا مقصود نہیں، اس کے علاوہ اس سے بعض احادیث کی مخالفت بھی
ہوتی ہے جن میں عورتوں سے مماثلت نہ پیدا کرنے اور مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے
کی ہدایت کی گئی ہے ——— اور اگر مونچھیں آزاد چھوڑ دی جائیں تو قطع نظر اس کے
کہ یہ عمل خلافِ احادیث ہوگا، خود انسان کیلئے تکلیف دہ ہوگا، خصوصاً کھاتے پیتے
اور بولتے چالتے ——— اور اگر مونچھوں سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہو تو یہ
بھی اسلامی اور اخلاقی دونوں پہلوؤں سے ہرگز مناسب نہیں ———
اس لئے شارعِ اسلام کا نہ یہ مقصود ہے کہ مونچھیں مونڈ کر عورتوں کے مماثل
ہو جائیں اور نہ یہ مقصد ہے کہ حد سے زیادہ بڑھا کر متکبر و مغرور بنیں یا خود کو اور
دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کریں ——— میانہ روی کا تقاضا ہے کہ
لبیں نہ بڑھنے دیں اور اوپر سے مناسب طور پر ہموار کرتے رہیں تاکہ وقارِ مردانگی
برقرار رہے ——— اور اتباعِ سنت کی برکت سے محروم نہ رہیں۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

Marfat.com

۱۲

داڑھی کے معاملے میں بعض حضرات رواج کی پیروی کرنا چاہتے ہیں مگر فطرتِ بلند رواج کی مقلد نہیں ——— اسلام رواج کا خالق ہے ——— مسلمانوں کی بھی یہی شان ہونی چاہیئے کہ وہ اچھے اچھے رواجوں کو جنم دیں ع

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

رواج کی پیروی تو پست ہمت کرتے ہیں ——— بلند ہمت نہیں کرتے ——— بلند ہمت، بلند ہمتوں کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی بلند ہمتی کی ساکھ قائم رکھتے ہیں ———

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اہلِ عرب بھی تو داڑھی منڈاتے ہیں ——— لیکن کوئی نامعقول بات کسی معقول انسان کے کرنے سے معقول نہیں ہو جاتی ——— اگر ایسا ہوتا تو جھوٹ سچ کی جگہ لے لیتا اور ریار، اخلاص کی جگہ لے لیتی کیونکہ دنیا کے بہت سے معقول اور مہذب انسان جھوٹ بولتے ہیں اور ریار کی خاطر کام کرتے ہیں ——— رہا اہلِ عرب کا معاملہ تو ان کی ہیبت و شوکت اور عزت و حرمت محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے ——— اقبال نے خوب کہا ہے ع

محمدِ عربی سے ہے عالم عربی!

Marfat.com

عرب سے اسلام کی ساکھ نہیں بلکہ اسلام سے عرب کی ساکھ قائم ہے
——— پس اہلِ عرب کو اسلام کے معیار پر جانچو نہ کہ اسلام کو اہلِ عرب کے معیار
پر ——— بُرے سے بُرے کام کو بے چون وچرا کر لیا جاتا ہے اور جس نیک کام
کو دل نہ چاہے تو اس میں ہزار مین میخ نکالی جاتی ہیں ——— یہ معقول بات نہیں
——— معقول بات یہ ہے کہ جب ہم کوئی کام کریں تو عقل و دل دونوں کو
گواہ بنا لیں۔

داڑھی منڈانا جرمِ شریعت ہی نہیں، جرمِ محبت بھی ہے ——— یہ
کوئی معمولی بات نہیں ——— بہت بڑی بات ہے ——— ہمارے
بزرگوں اور عزیزوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اس جرأتِ رندانہ سے کام
لینا چاہیئے جو عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حاصل ہے ——— بے شک
محبت کی آگ سینوں میں دبی ہے ——— ہزاروں چہرے سنتِ رسول سے
مزین ہونے کے لئے ترس رہے ہیں ——— ہزاروں کلیاں، کھلنے کیلئے
تڑپ رہی ہیں ——— ہزاروں پھول مہکنے کے لئے بیقرار ہیں ——— ہاں
اے عزیزو اور اے بزرگو! نسیمِ سحری بن جاؤ اور اپنے جان و تن سے گزر کر
سارے عالم میں پھیل جاؤ ———

بعض حضرات داڑھی کو بہت ہلکا جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنت ہی تو
ہے ——— مگر یہ سنت، واجب کا درجہ رکھتی ہے ——— فرض اور واجب
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جو آپ نے مسلسل کیا اور کبھی ترک نہ فرمایا، فرض
کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے اور واجب کا ثبوت حدیث سے ——— ظاہری

Marfat.com

اعتبار سے ایک عمل کو فرض اور ایک کو واجب کہا جاسکتا ہے مگر معنوی اعتبار سے دونوں کی اہمیت مسلّم ہے ——— غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنت ہی سے گزر کر فرض، فرض ہوتا ہے اور واجب، واجب ——— تو کسی عمل کا مسنون ہونا کوئی معمولی بات نہیں ——— نہ نگاہ محبت میں اور نہ نگاہِ شریعت میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اقوال کی اہمیت کو آپ کے رنگِ طبع سے معلوم کرنا چاہیئے ——— ہمیں چاہیئے کہ فقہی موشگافیوں کے بجائے صرف اور صرف آپ کی طبعی روش پر نظر رکھیں اور اسی روش پر چلنے کی پوری پوری کوشش کریں ——— یہ معلوم کرنا عاشق کا کام نہیں کہ فلاں عمل فرض ہے یا واجب یا سنّت ——— اس کو تو صرف یہ جاننا ہے کہ محبوبِ رب العالمین نے یہ عمل کیا یا نہیں ——— اگر کیا ہے تو بیشک وہ عمل کیے جانے ہی کے قابل ہے ——— اگر نہ کیا گیا تو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ——— خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں :-

جُعِلَ الذُّلُّ وَالصِّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ [1]

"جس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اللہ کی طرف سے اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی گئی"

اور یہ ذلت و خواری کیوں مسلط کی گئی؟ ——— اس لیے کہ اس نے

[1] صحیح بخاری ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۵)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ——— اور جس نے آپ کو تکلیف دی، اس نے خدا کو تکلیف دی ——— خود فرما رہے ہیں :-

مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ [1]

"جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، بے شک اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی، اسی لئے قرآن کہہ رہا ہے :-

مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ [2]

"راہِ ہدایت روشن ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مسلمانوں کی راہ ہے ہی نہیں تو جدھر اس نے رخ کیا ہے، ہم ادھر ہی اس کا رُخ رکھیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور یہ (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔"

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار فرمایا ——— ذرا غور تو کرو، جو ان کے در سے نکالا گیا پھر اس کے لئے کہاں جائے پناہ! ——— سنو سنو! وہ کیا فرما رہے ہیں :-

---

[1] محمد زکریا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی) ، ص ۳۰

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۱۵

Marfat.com

(ا) لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا [۱]

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے دشمن کی چال پر چلتا ہے۔"

(ب) مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۲]

"جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ میرا نہیں"

(ج) مَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۳]

"جس نے میری سنت سے گریز کیا وہ میرا نہیں"

(د) مَنْ خَالَفَ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۴]

"جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ میرا نہیں"

(ہ) مَنْ اَخَذَ بِسُنَّتِيْ فَهُوَ مِنِّيْ وَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۵]

"جس نے میری چال کو اپنا لیا وہ میرا ہے اور جس نے گریز کیا وہ میرا نہیں"

---

[۱] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۲] ابنِ ماجہ شریف : ص ۱۳۴

[۳] نسائی شریف : ج ۲ ، ص ۶۹

[۴] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۵] ایضاً : ص ۴۶

Marfat.com

۱۳

دنیا میں کتنے دن رہنا ہے ——— آخر اُسی کے سامنے جانا ہے ——— تو جب جان نکلے گی اور جانے والا وہاں جائے گا، زندگی بھر جس کے خیال سے دل لرزتا رہا ——— اٹھانے والے اٹھائیں گے، جھنجوڑنے والے جھنجوڑیں گے اور پوچھنے والے پوچھیں گے :-

مَنْ رَّبُّكَ ؟

"تیرا پروردگار کون ہے ؟"

مَا دِيْنُكَ ؟

"تیرا مذہب کیا ہے ؟

مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ ؟

" اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم میں (تمہاری ہدایت کیلئے) بھیجا گیا؟

ذرا دیکھو تو سہی، یہ کون ہیں ؟ ——— ہاں وہ سامنے ہونگے ——— دل مچل رہا ہوگا ——— آنکھیں ندامت سے جھکی ہوں گی ——— نظریں اٹھائیں تو کیونکر اٹھائیں! ——— ان کو دیکھیں تو کیونکر دیکھیں ——— وہ منہ ہی نہیں جو ان کو دکھائیں ——— عجیب کشمکش کا عالم ہوگا ع

منہ چھپائے نہ بنے، سامنے آئے نہ بنے

Marfat.com

ہاں کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ہم ان کو دیکھیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیں،

——— اگر ایسا ہوا تو قیامت کا عالم ہوگا ——— حشر کا سماں ہوگا ———

اور دل بہ زبانِ بے زبانی پکارے گا، اے محبوب! سب ٹھکرا تے ہیں تو تیرے در پہ آتے ہیں، اب اگر تو نے بھی ٹھکرا دیا تو کہاں جائیں؟

——— خدا نہ کرے کہ ایسی گھڑی آئے ——— تو پھر ابھی سے تیاری کر لو ———

——— کل وہ تم کو دیکھیں گے ——— اپنے چہرے ایسے سنوارو کہ جب وہ دیکھیں تو خوش ہو کر یہ کہیں کہ تُو تو ہمارا ہے ——— ہاں ؏

دنیا میں اور بھی کوئی تیرے سوا ہے کیا؟

ہاں جس طرف سے ہم آ رہے ہیں، جانا وہیں ہے ——— دانائی یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، منزل کو سامنے رکھو ——— ایک دم غافل نہ ہو ——— اللہ اللہ! ایک ضعیفہ وہ سبق دے گئی کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا

——— سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ بیت المقدس سے مصر جا رہے تھے ——— راستے میں دور سے ایک مسافر آتا ہوا نظر آیا

——— قریب آنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک پردہ نشین ضعیفہ ہے ———

دونوں کے درمیان جو سوال و جواب ہوئے، ذرا غور سے سنو!:-

بزرگ : مِنْ اَیْنَ؟

(بڑی بی! کہاں سے آ رہی ہو؟)

ضعیفہ : مِنَ اللّٰہِ!

(اللہ کے پاس سے)

Marfat.com

بزرگ : اِلیٰ اَینَ ؟

(کہاں جارہی ہو ؟)

ضعیفہ :۔ اِلَی اللّٰہِ ! ؎۱

(اللہ تعالےٰ کے پاس)

بڑی بی نے کیسی عارفانہ اور عاقلانہ بات کہی ہے ——— بیشک سفرِ زندگی کی ابتدار بھی وہی ، انتہار بھی ——— جب ابتدار و انتہار وہی ہے تو پھر عقل و دل دونوں کا تقاضا ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو اس کی رضا کے خلاف ہو ——— ہر کام میں اس کی خوشنودی پیشِ نظر ہو ——— ابوحازم المدنی (رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا :۔

مَامَالُکَ ؟

(آپ کی جمع پونجی کیا ہے ؟)

جواب دیا :۔ اَلرِّضَا عَنِ اللّٰہِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّفْسِ ؎۲

(میری جمع پونجی کیا پوچھتے ہو" ہاں اللہ کی خوشنودی اور مخلوق سے بے نیازی میری جمع پونجی ہے ")

حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی رضا زندگی کا ایک عظیم سرمایہ ہے ——— یہ نہیں تو کچھ نہیں ——— اس لئے اللہ تعالےٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے :۔

؎۱ علی ہجویری ، کشف المحجوب ، ص ۸۱

؎۲ ایضاً ، ص ۲۰۲

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [1]

"تیرے رب کی قسم! لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو اُن کے درمیان پھوٹ پڑا ہو، پھر آپ جو فیصلہ کر دیں تو اس سے دل تنگی محسوس نہ کریں بلکہ دل و جان سے تسلیم کر لیں (اور راضی برضاءِ رسول رہیں)"

اور جس نے اللہ و رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی خوشنودی و رضا کو سامنے رکھا تو اس کیلئے راحت ہی راحت ہے ——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے :-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ
الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ [2]

"جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا مانا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی نبیوں میں، صدیقوں میں، جانثاروں میں، نیکو کاروں میں ——— اور یہ رفیق و ساتھی کتنے اچھے ہیں، یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے اور

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ النساء ، ۶۵

[2] ایضاً : ایضاً ، ۶۹

خدائے علیم کافی ہے ‘‘

وقت آگیا ہے کہ ہم جرأت وہمتِ مردانہ کے ساتھ آگے بڑھیں ——
اسی راہ پر چلیں جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین نے ہمارے لئے متعین کر دی ہے
—— اِدھر اُدھر نہ بھٹکیں —— سیدھے چلتے چلے جائیں —— ہر
ایک ایک سنت کو زندہ کرتے چلے جائیں —— سنو سنو! وہ کیا کہہ رہے ہیں:-

اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شِرَّۃً وَّلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃٌ فَمَنْ
کَانَتْ فَتْرَتُہٗ اِلٰی سُنَّتِیْ فَقَدِ اھْتَدٰی (الحدیث) [۱]

” ہر کام کا ایک شباب ہوتا ہے اور ہر شباب کا ایک انحطاط، تو جو
انحطاط کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے تو ہدایت پائیگا “

اور ایک اور خوشخبری سنو! :-

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَہٗ اَجْرُ
مِائَۃِ شَہِیْدٍ [۲]

” جو شخص امتِ مسلمہ میں گڑبڑ کے وقت بھی میری سنت سے
چمٹا رہا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا “

ثواب اپنی جگہ، سب سے بڑی سعادت تو خود اطاعت وبندگی ہے
عاشق کو ثواب سے کیا علاقہ؟ ؎

---

[۱] احمد رضا خاں : لمعۃ الضحٰے ، ص ۴۶

[۲] طبرانی کبیر : (بحوالہ ” داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں “، ص ۷۵)

Marfat.com

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اور ایران کا ایک شاعر باباطاہر عریاں، زبانِ پہلوی میں کہتا ہے ؎

ہزاراں ملکِ دنیا گر بدارم   ہزاراں ملکِ عقبےٰ گر بدارم
بورہ نہ دلبرم تا ہاتہ واتزم   کہ بےروئے نہ آں را گر بدارم [1]

"دنیا اور آخرت کے ہزاروں جہان میری نظر میں ہیچ ہیں، اے محبوب! اگر تو آئے تو پیار سے بتاؤں کہ تیری دید میسر نہ آئے تو ان ہزاراں ہزار جہانوں کو لے کر میں کیا کروں؟"

چاہنے والے ثواب کو نہیں دیکھتے، دلِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں ـــــــ ان کا ہر عمل دلداریٔ محبوب کے لئے ہے ـــــــ یاد آیا ایک ایرانی، ایک مسلمان ہندوستانی شاعر مرزا قتیل (م ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) کا غائبانہ طور پر دلدادہ ہوگیا ـــــــ ذوق و شوق میں جب وہ ہندوستان آیا اور شاعر سے ملنے اس کے گھر پہنچا تو وہ داڑھی مونڈ رہا تھا، ایرانی ہکا بکا رہ گیا ـــــــ پھر ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ دفترِ محبت کا ایک روشن باب ہے ـــــــ سنئے!:-

ایرانی: آغا ریش می تراشی؟

(جناب! کیا آپ داڑھی مونڈ رہے ہیں؟)

---

[1] باباطاہر عریاں، دوبیتی نامہ، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)، ص ۸۲

Marfat.com

مرزا قتیل : بلے! موئے می تراشم وے دلِ کسے نمی خراشم!

(ہاں داڑھی مونڈ رہا ہوں، کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا)

ایرانی : آرے، دلِ رسول اللہ می خراشی!

(ہاں ہاں تُو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چھیل رہا ہے!)

یہ سننا تھا کہ شاعر غش کھا کر گر پڑا ——— بہت دیر بعد جب ہوش آیا تو زبان پر یہ شعر تھا ؎

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

"خدا تجھ کو جزائے خیر دے کہ تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے محبوب کا راز دار بنا دیا"

میرے عزیزو اور میرے بزرگو! جب کبھی اپنا شیو بنایا کرو تو ایک لمحہ کے لئے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر لیا کرو ——— شاید ان کی یاد تمہارے دل کی دبی چنگاری کو روشن کر دے اور عالمِ غیب سے آنے والی یہ صدا تمہارے دل تک پہنچ جائے ——— کہنے والا کہہ رہا ہے ——— تم کیا کر رہے ہو؟ ——— ارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دُکھا رہے ہو ——— ہائے تم کیا کر رہے ہو؟

Marfat.com

۱۴

اسلام اور شعارِ اسلام کی محبت نے اپنے تو اپنے، غیروں پر بھی اپنا اثر دکھایا ہے ——— تیسری صدی ہجری کے اواخر اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل کا ایک ایرانی جہاز ران بزرگ بن شہریار اپنے سفرنامے "عجائب الہند" میں تاریخِ اسلام کا ایک حیرت انگیز واقعہ نقل کرتا ہے ——— اس نے تین صدیاں گزر جانے کے باوجود سیرتِ فاروقی کے کرشموں کو بچشمِ خود دیکھا ——— اللہ اکبر! ——— پہلی صدی ہجری میں محبت کی جو لہر آئی، تین صدیاں اس کو زائل نہ کر سکیں ———

بزرگ بن شہریار کہتا ہے کہ لنکا سے دو ہندو پہلی صدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ پہنچے جہاں انہوں نے جو کچھ دیکھا اور بزرگ بن شہریار نے جو کچھ سنا اور دیکھا، آپ بھی دیکھیں اور سنیں :-

وَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَوَصَفَ لَهُمْ تَوَاضُعَهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ یَلْبَسُ مُرَقَّعَةً وَیَبِیْتُ فِی الْمَسَاجِدِ فَتَوَاضُعُهُمْ لِاَجْلِ مَا سَكَّا لَهُمْ ذٰلِكَ الْغُلَامُ لُبْسُهُمُ الثِّیَابَ الْمُرَقَّعَةَ

Marfat.com

لِمَا ذَكَرَهُ مِنْ لُبْسِ عُمَرَ الْمُرَقَّعَةَ وَ مَحَبَّتِهِمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ مَيْلِهِمْ اِلَيْهِمْ لِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِمَّا حَكَاهُ ذٰلِكَ الْغُلَامُ وَعَنْ عُمَرَ [1]

" اور انہوں نے بتایا کہ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صحابی اور جانشین حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوئی ان کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا کہ وہ پیوند لگے کپڑے پہنتے ہیں اور رات مسجد میں گزار دیتے ہیں، ان حالات کو سن کر لنکا والوں پر یہ اثر ہوا کہ یہ لوگ تواضع وانکساری کے لئے (حضرتِ عمر کی یاد میں) پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی طرف میلان رکھتے ہیں۔"

ایک گدڑی پوش جہاں بان وجہاں آرا کی سیرتِ مبارکہ کے اثرات آپ نے دیکھے؟ —— ہندو ہوتے ہوئے انہوں نے فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک ایسی نشانی کو اپنے سینے سے لگایا جو کپڑوں کو خوبصورت نہیں بلکہ عیب دار بنا دیتی ہے —— مگر محبت کا یہ کمال ہے کہ وہ محبوب کی ہر شئے کو حسین بنا دیتی ہے —— دل نسبتوں کو دیکھتا ہے، عقل نسبتوں کو نہیں دیکھتی —— عقل کی بصارت محدود ہے —— دل کی بصارت محدود نہیں، اس لئے جو دل پا گئے

---

[1] بزرگ بن شہریار : عجائب الہند (بحوالہ "ہندوستان عربوں کی نظر میں"، مرتبہ مسعود علی ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء)، ص ۲۱۵

نوٹ :- لیڈن (ہالینڈ) سے ۱۸۸۶ء میں عجائب الہند کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا جو فان ڈرلیسٹ نے کیا تھا۔ مسعود

Marfat.com

عقل نہیں پا سکتی ــــــ تو جب وہ ہندو ہو کر فاروقِ اعظم کی یاد میں اپنے کپڑوں کو پیوندوں سے سجا سکتے ہیں تو ہم مسلمان ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں داڑھیوں سے اپنے چہرے کیوں نہیں سجا سکتے ؟

ہمارے ایمان کی چنگاری راکھ میں دبی ہے ــــــ ہمت کر کے راکھ کے اس ڈھیر کو ہٹاؤ اور دنیا کو بتا دو کہ ہم صرف نام کے مسلمان نہیں، ہم ان کی ہزار اپر قربان ہیں ــــــ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدا کار و جاں نثار ہیں ــــــ ہم مردہ نہیں، زندہ ہیں ــــــ ہم غافل نہیں، ہشیار ہیں ــــــ ہم بھول گئے تھے ــــــ ہماری فکر و نظر کو اغیار کی جادوگری نے بے اثر کر دیا تھا ــــــ لیکن اب جاگ گئے ہیں اور اس ساحری کے سارے اثرات ہماری قوتِ ایمانی سے بے اثر ہو گئے ــــــ

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ سائنس کالج سکرنڈ
(سندھ - پاکستان)

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ
مطابق
۱۰ر اپریل ۱۹۷۹ء

Marfat.com

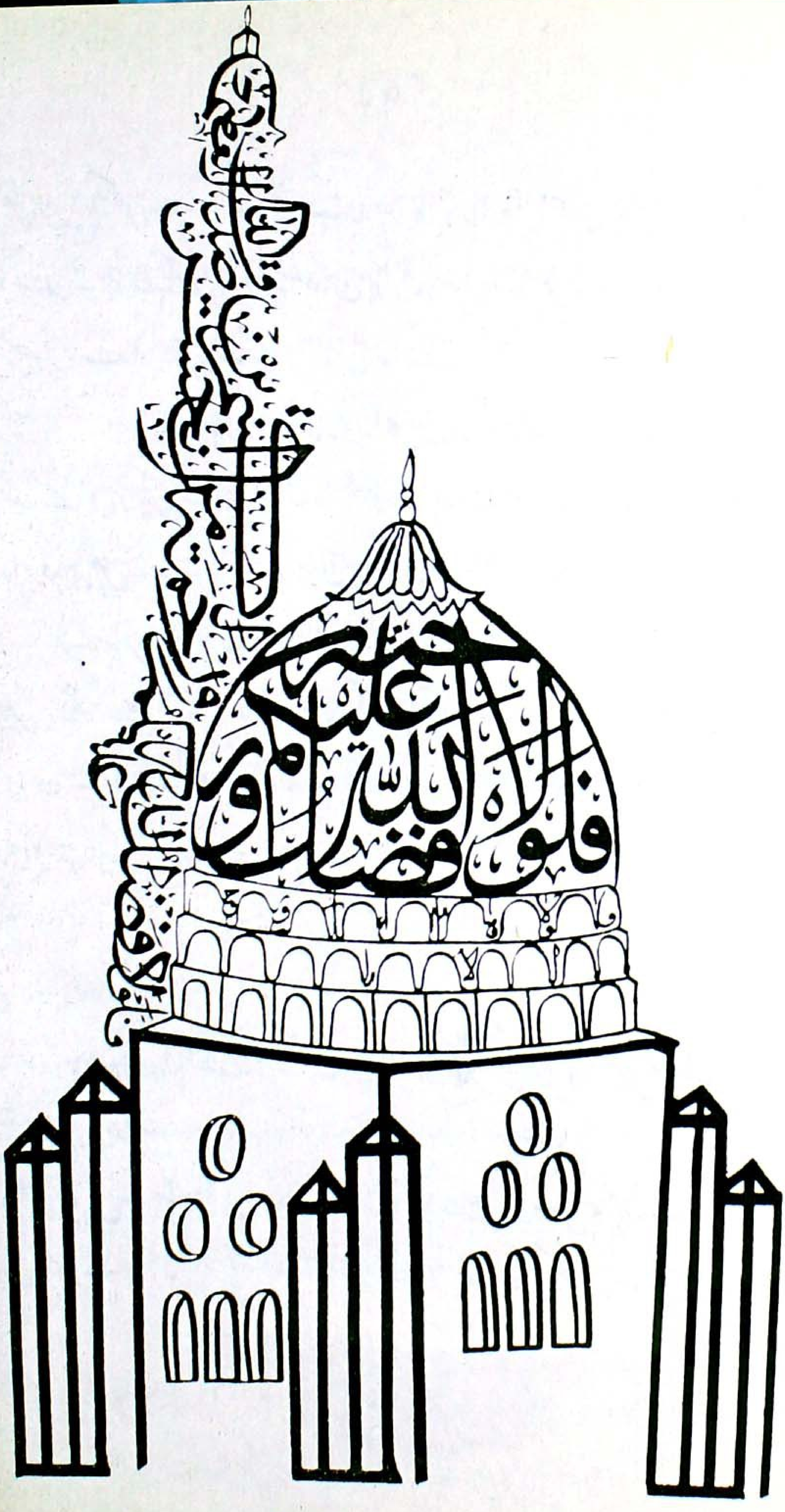

فلولا فضل الله عليكم ورحمته لكنتم من الخسرين

Marfat.com

مآخذ و مراجع

Marfat.com

صلوا عليه وآله

يا سيد السادات جئتك قاصدا

أرجو رضاك وأحتمي بحماك

أنت الذي لولاك ما خلق امرء

كلا ولا خلق الورى لولاك

أنا طامع بالجود منك ولم يكن

لأبي حنيفة في الأنام سواك

صلى الله عليك وعلى آلك وأصحابك وسلم دائما أبدا

Marfat.com

مآخذ و مَراجع

ابنِ حجر عسقلانی ، ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی (م ۸۵۲ھ) : فتح الباری

ابنِ سعد ، الطبقات الکبریٰ (مطبوعہ بیروت)

ابنِ ماجہ قزوینی ، امام عبداللہ محمد بن یزید ربعی (م ۲۷۳ھ) : سننِ ابنِ ماجہ

ابنِ نجیم مصری ، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد (م ۹۷۰ھ) : البحر الرائق

ابنِ ہمام سیواسی ، کمال الدین محمد بن عبدالواحد (م ۸۶۱ھ) : فتح القدیر ، (مطبوعہ مصر)

ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الھدایہ

احمد بن حنبل ، امام (م ۲۴۱ھ) : المسند

احمد رضا خاں بریلوی ، مولانا : لمعۃ الضحٰی فی اعفار اللحٰی (۱۳۱۵ھ) ، (مطبوعہ لاہور)

باباطاہر عریاں (متوفی پانچویں صدی ہجری) : دوبیتی (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)

بزرگ بن شہریار : عجائب الہند . (مطبوعہ لیڈن ۱۸۸۶ء)

البابرتی ، محمد بن محمود ، اکمل الدین (م ۷۸۶ھ) : شرح العنایہ علی الھدایہ

البخاری ، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ) : صحیح البخاری ، (مطبوعہ کراچی)

البیہقی ، ابوبکر احمد بن حسین بن علی (م ۴۵۸ھ) : شعب الایمان

الترمذی ، الامام الحافظ محمد بن عیسےٰ (م ۲۷۹ھ) : الجامع الصحیح

Marfat.com

السجستانی ، ابوداؤد بن سلیمان اشعث (م ۲۷۵ھ) : ابوداؤد

سلامت اللہ شاہ رامپوری ، مولانا : احکام الملۃ الحقۃ فی تفسین قاطع اللحیۃ ، (مطبوعہ لاہور)

الشیبانی ، امام ابوعبداللہ محمد بن حسین (م ۱۸۹ھ) : کتاب الآثار

الطبرانی ، ابوالقاسم سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ) : معجم کبیر

الطحاوی ، ابوجعفر احمد محمد الحنفی (م ۳۲۱ھ) : شرح معانی الآثار

ظاہر شاہ میاں ، مولانا : داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، (مطبوعہ پشاور)

عبدالحق محدث دہلوی ، شیخ (م ۱۰۵۲ھ) : لمعات شرح مشکوٰۃ

عبدالقیوم ندوی ، مولانا : خطباتِ نبوی ، (مطبوعہ لاہور)

عبداللہ بن محمد الحسینی ، سید جمال الدین : شرح العباب

علی قاری ، ملا : مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

علی زادہ ، سید : شرح شرعۃ الاسلام

علی ہجویری ، سید : کشف المحجوب ، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء)

عیاض بن موسیٰ ، قاضی : کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ، (مطبوعہ قاہرہ)

العینی ، بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد (م ۸۵۵ھ) : شرح صحیح البخاری

الفرغانی ، ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل (م ۵۹۳ھ) : الهدایہ شرح البدایہ

القرشی ، عبدالقادر محمد : شرح معانی الآثار

القسطلانی ، شہاب الدین احمد بن محمد خطیب شافعی (م ۹۲۳ھ) : شرح البخاری

القشیری ، ابوالحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) : صحیح مسلم ، (مطبوعہ کراچی)

مالک بن انس ، امام ابوعبداللہ (م ۱۷۹ھ) : مؤطا ، (مطبوعہ دہلی)

Marfat.com

محمد بن محمد غزالی، امام ابو حامد (م ۵۰۵ھ) : احیاء علوم الدین

محمد امیر شاہ گیلانی : انوار غوثیہ (شرح شمائل محمدی للامام ابی عیسٰی الترمذی) (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء)

محمد زکریا، مولانا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی)

محمد علاؤ الدین الحنفی الحصکفی (م ۱۰۸۸ھ) : در المختار فی شرح تنویر الابصار

محمد فیض احمد اویسی، ابو صالح مولانا : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور)

محی الدین عبد القادر، شیخ : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، (مطبوعہ قاہرہ)

مسعود علی ندوی : ہندوستان عربوں کی نظر میں ، (مطبوعہ اعظم گڈھ ۱۹۶۰ء)

میرٹھی، مولانا : داڑھی کی قدر و قیمت ، (مطبوعہ میرٹھ ۱۳۵۸ھ)

النسائی، الحافظ احمد بن علی (م ۳۰۳ھ) : سنن نسائی ، (مطبوعہ کراچی)

ہنز کریوز ، ڈاکٹر : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیورس پروڈنس (مطبوعہ کراچی)

اللہ جل جلالہ

Marfat.com

اِختتامیہ

داڑھی، غازۂ روئے حیات، ارشادِ خالقِ حیات اور آرزوئے جمالِ حیات ہے —— اس کے بننے، بگڑنے کی تاریخ غالباً اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تاریخ —— مگر جس کثرت سے گزشتہ اور موجودہ صدیوں میں بگاڑ پیدا ہوا ہے، شاید ہی تاریخ کے کسی دَور میں ہوا ہو —— اس کے بہت سے تہذیبی، تمدنی، سیاسی، معاشی اور تاریخی عوامل ہیں —— اس صورتِ حال نے دردمندوں کو ہشیار کیا اور انہوں نے مختلف مضامین و رسائل لکھ کر مسلمانوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا —— ان رسائل میں مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں :-

۱۔ مجموعۃ الفتاویٰ فی تفسیق من یحلق اللحیۃ او یقص عن القبضہ

۲۔ التصریح المنقّح فی احکام اعفاء اللحی

۳۔ ہدیۃ اولی النہیٰ فی تحقیق مسئلۃ اللحے

۴۔ لمعۃ الضحٰے فی اعفاء اللحے (مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

۵۔ احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیہ (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۶۔ احکام الجلی فے احکام اللحے (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۷۔ داڑھی کی قدر و قیمت (مولانا میرونی)

۸۔ اصلاح الرسوم (مولانا اشرف علی تھانوی)

Marfat.com

۹- داڑھی کی قدر افزا اقدار (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی)

۱۰- فلسفۂ داڑھی (مولانا حسین احمد)

۱۱- داڑھی اور سنتِ انبیاء (مولانا سعید احمد پالن پوری)

۱۲- داڑھی کی شرعی حیثیت (قاری محمد طیب دیوبندی)

۱۳- داڑھی کی شرعی اہمیت (مولانا محمد زکریا)

۱۴- داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں (مولانا طاہر شاہ سواتی)

۱۵- نصرۃ الملھم فی سبلۃ المسلم (مولانا محمد فیض احمد اویسی)

۱۶- الحجۃ فی مسئلۃ اللحیۃ (مولانا زید ابوالحسن فاروقی)

مندرجہ بالا رسائل میں سے چند رسائل فقیر کی نظر سے گزرے، بالعموم رسائل کا انداز فقیہانہ اور عالمانہ ہے، عارفانہ انداز نظر نہ آیا، اصلاح حال کے لئے عارفانہ اندازِ تفہیم زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہو سکتا ہے ——— دلوں کا حال یہ ہے کہ اب ڈرانے سے کوئی نہیں ڈرتا ——— شریعت کی وعیدیں سن سن کر طبیعت میں نرمی کے بجائے سختی پیدا ہونے لگی، اس لئے فقیر نے یہی مناسب سمجھا کہ رب العالمین کی وہی بات سنائی جائے جس میں ربوبیت کی شانِ شفقت نظر آتی ہو اور رحمۃ للعالمین کی وہی بات بتائی جائے جس میں شانِ رحمت کی جھلک ہو اور وہ انداز اختیار کیا جائے جس سے دلوں میں رغبت پیدا ہو، جس میں جلال پر جمال غالب ہو ——— اللہ تعالیٰ فقیر کی اس کوشش کو قبول فرما کر دلوں کو سنتِ رسول (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف پھیر دے اور پھر معاشرے میں وہ سماں بندھ جائے کہ دیکھ دیکھ کر دورِ نبوی کی یاد تازہ ہو جائے، آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

Marfat.com

اس مقالے کی ترتیب وتدوین میں مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، مولانا ابوالخیر محمد زبیر (رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد، سندھ)، مولانا حافظ عبدالستار صاحب (لاہور) اور دوسرے بہت سے احباب نے تعاون کیا۔ فقیر ان سب کا تہِ دل سے ممنون ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء

ذخیرہ

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصٰدقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com